وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ
فرقۂ ضالّہ وہابیہ کے ایک جاہل گمراہ نے رسالہ تحفۃ الصالحین حرمت بیان شہادت سبطین کریمین اور حرمت ذکر
میلاد حضرت سید الثقلین کے بیان میں لکھا تھا احمد رشید کہ اندھون اور کے رد و ابطال میں رسالہ مجموعہ
ہادی المضلین
ترجمہ رسالہ دافع الاشرار عن سبط النبی المختار معروف بہ سوط الصالحین علی الطالحین تالیف جامع معقول
ومنقول کاشف دقائق فروع واصول مولانا مولوی محمد کریم اللہ الحنفی الدہلوی عفا اللہ عنہ عن کل غی و غوی
مطبع خاص محمدی میں مطبوع طبع تازہ ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد ہے اوس خدا کو کہ جسنے انبیا کو دنیا مین لوگون کی ہدایت کیواسطے ارسال کیا اور ثنا ہے اوس مولا کو کہ جسنے
پیغمبرون کی تلقین سے اپنے بندون کو ایمان کی دولت سے مالامال کیا اور درود و ثنا محمد و دا اوس نبی
محمود پر کہ جسکے احوال سننے سے تقویت دین کی ہوتی ہے اور اوسکی آل و اصحاب پر کہ اونکے حالات
دریافت کرنے سے زیادتی یقین کی ہوتی ہے اما بعد حمد و نعت کے عاصی پر معاصی امیدوار مغفرت
باری ناصر الدین قادری بخشے اللہ اوسکو اور اوسکے مان باپ کو بھائی مسلمانون محبان رسول صلی اللہ
علیہ وسلم اور دوستداران آل بتول اور اصحاب رسول یعنی اہل تسنن اور صاحبان حق سخن کی خدمت مین یہ عرض
کرتا ہے کہ مطلع ہونا احوال برکت اشتمال رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے موجب سعادت اور سبب برکت
کا ہے جیسا کہ حدیث مین وارد ہے تَتَنَزَّلُ الرَّحمَۃُ عِندَ ذِکرِ الاَخیَارِ یعنی وقت ذکر اولیا اللہ کے رحمت نازل ہوتی ہے
پس وقت ذکر سید الانبیا کے رحمت نسبت اہل اللہ کے زیادہ تر اور ترقی ہے فرمایا خداے تعالے نے
قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُونِی یُحبِبکُمُ اللّٰہُ وَیَغفِر لَکُم ذُنُوبَکُم وَاللّٰہُ غَفُورٌ رَّحِیمٌ
یعنی کہدو تم اے محمد اپنی امت کے یہ بات کہ اگر دوست رکھتے ہو تم خدا کو تو میری راہ پر چلو اور میرے تابع
ہو تا کہ خدا تمہین دوست رکھے اور تمہارے گناہ بخشے اور اللہ بہت بخشنے والا ہے نہایت مہربان اور
ظاہر ہے کہ پیغمبر صاحب کا اتباع اور طریق اقتدا بغیر مطلع ہونے حالات معجزات آیات کے

ممکن نہین پس مطلع ہونا آپکی حالات ولادت اور وفات اور معراج وغیرہ پر سبب ہے بندے کے مقبول
اور محبوب خدا ہونے کا اور باعث ہے گناہون کے بخشے جانے کا حیف صد حیف باوجود حصول اس حسنات
اور وصول ایسے خیرات کے ان دنون مین بعض بعض عالم نام لایعنی کالام کو یعنی امت عبدالوہاب
نجدی کو نسبت مولود شریف اور مولد منیف رسول مقبول کے اور شہادت نیفض ہدایت
مغتولین حضرات حسنین کے بد اعتقادی پیدا ہوئی ہے اور صریح کہتے ہین کہ بیان کرنا
مولود نبی محمود کا اور شہادت حسنین مسعود کا حرام ہے چنانچہ ایک رسالہ اس فرقہ محاربہ نے
یعنی گروہ وہابیہ اٹو حاال گویان نے اردو زبان مین بیچ حرمت مولود شریف
سید الکونین سول الثقلین کی چھپوایا ہے اور اوس رسالے پر مہر بعض مردون کی بعض غائبونکی
بعض بعض زندہ کی کرکے اوس رسالے کو کہائی کر دیا یعنی ٹکے کے چھپا شروع کیا بلا شک و شبہہ
توہین عالمان عاملان کی عموماً اور اہانت اور تحقیر علماے حرمین شریفین کی خصوصاً اوس رسالے
سے صاف ظاہر ہے کہ اگلے علما کتابین مولود کی تصنیف کر گئے ہین اور علما حرمین شریفین کے
قدیم سے آجتک مولود پڑھتے آئے ہین کسی حنفی شافعی حنبلی مالکی مذہب نے اوسکو حرام تو کجا مکروہ
بھی نہین کہا بلکہ مجلس مولود کو اوسقدر رواج دیا کہ حاجت بیان کی نہین ہے کوئی طبقہ
طبقات زمین سے نہین کہ وہان مسلمان ہون اور مولود پڑہا نجاتا ہو غرض کہ رسالہ اس فرقہ
محدثہ کا بالکل پوچ اور خلاف احادیث اور اجماع کے ہے کسواسطے کہ حرمین شریفین اور اکثر
بلاد اسلام مین قدیم سے یہ عادت جاری ہے کہ ماہ ربیع الاول مین محفل میلاد شریف اور مجلس مولود
منیف قرار دیکے اکثر علما و اہل اسلام کو مجتمع کرکے بیان مولود نبی مسعود کا کرتے ہین اور کثرت سے درود
پڑہتے ہین اور طعام بطور دعوت کے کہلاتے ہین یا شیرینی تقسیم کرتے ہین سو یہ امر موجب برکات
اور عظمت کا ہے اور سبب ہے ازدیاد محبت کا ساتھہ جناب فیض برکات سرور کائنات کے بارہوین
ربیع الاول کو مدینہ منورہ مین یہ محفل متبرک مسجد شریف مین ہوتی ہے اور مکہ معظمہ مین مکان ولادت
آنحضرت مین شاہ ولی اللہ پیران پیر مولوی اسمعیل کے ہین اپنی کتاب فیوض الحرمین مین ارقام فرماتے
ہین کہ مین حاضر ہوا اوس مجلس مین جو مکہ معظمہ مین مکان مولد شریف مین تھی بارہوین ربیع الاول
کو اور قصہ ولادت شریف اور خوارق عادات لطیف وقت ولادت منیف کا پڑہا جاتا تھا مین نے دیکھا

کہ یکبارگی کچھ انوار اوس مجلس سے بلند ہوئے مین نے اون انوار مین تامل کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ انوار
تھے ملائکہ کے جو ایسی محفل متبرکہ مین حاضر ہوا کرتے ہین اور یہی انوار رحمت الٰہی کے اوترتے ہین انتہی
تو مسلمانون کو چاہیے کہ بمقتضائے محبت خاتم النبیین محبوب العالمین کے محفل مولود شریف کیا کرین اور
اوسمین شریک ہوا کرین کہ موجب ہدایت اور سبب سعادت کا ہے لہذا مرکز دائرہ علمائے معقولی و جمیع
فضلائے منقولی عالم کتاب امعہ متین سنت رسول اللہ مولانا مولوی محمد کریم احمد صاحب دہلوی نے
ایک رسالہ بزبان فارسی سکے بیچ رد رسالہ خیالہ وہابیہ اور جماعت ہوائیہ کے کمال زور شور سے لکھا ہے مگر
بسبب عبارت فارسی کے فائدہ تام بعوام متصور نہین تہا اسواسطے اکثر احباب مخلصین اور اصحاب محبین نے
اس ہیچمدان سے فرمایا کہ ہم چاہتے ہین کہ تم ترجمہ اوسکا ایسا سلیس زبان مین کر دو کہ جیسے باشندہ دہلی
آپسمین گفتگو کرتے ہین اور ہمکلام ہوتے ہین تاکہ فائدہ رسالے کا عوام کو بھی ہووے اور ہدایت پاوین
اور محبت رسول مقبول کی حاصل کرین اس احقر العباد اصغر الافراد نے بسبب عدم مہارت ترجمہ
اردو کے بہت انکار کیا اور بموجب اس مصرع کے ع تصنیف را مصنف نکو کند بیان × انواع انواع
عذرات بیان کیے مگر کوئی عذر پیش نچلا آخر الامر بحکم فرمان واجب الاذعان وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ اور بموجب
مقولہ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے کہ آزردن دل دوستان جہل ست ترجمہ کرنے پر راضی ہوا اور رسالہ
مولانائے عالیقدر موصوف الصدر سے طلب کر کے ابتدا سے اختتام تک دیکھا فی الحقیقہ رسالہ عجیب
اور نسخہ غریب نظر پڑا اور کمال مدقق پایا اور رتبہ فضل و کمال مصنف باکمال کا اوس رسالے سے اسقدر ظاہر ہے
کہ تحریر اور تقریر سے باہر ہے آرے كُلُّ اِنَاءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيهِ ع نگر ہر کس بقدر ہمت اوست۔ حق ہے کہ علم دریا ہے
ہر شخص حوصلہ اوسکی سمائی کا نہین رکھتا ہے شعر گر انجیر خورد مرغ بود سے فراخ × نا نادے کہ انجیر برابر شاخ ہمی الو
آگے دلائل محکم اور براہین مستحکم رسالہ مولانا موصوف الصدر کے دلیل منکران دلیل اور دعوے بے دلیل ہے
اب ترجمہ رسالہ فارسی کا بطریق اختصار اور بطور مشتی نمونہ از خروارے باس خاطر چند احباب باصفا اور اصحاب باوفا کے
لکھتا ہون رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ جاننا چاہیے کہ بیچ اس ایام ملالت انجام
کے بازار فرقہ محدثہ کا بسبب افترا اور کذب کے پرگرم ہے اور ایجاد کرنا حدیث کا ان پر ختم ہے رات دن
ہذیانات انکی زبان پر جاری ہے اور سند کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ سے بیزاری ہے اور اب خاطر
انکی سند اسناد قرون ثلاثہ سے بھی واری ہے مگر قول نا کہانی انکی کا انکے دلپر ساری ہے ع ہین

کہ ازگہ بریدند و باکہ پیوستند * اَستَغفِرُاللہ لَاحَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ اب وہ زمانہ آیا جو حضرت نے
حدیث مین فرمایا کہ ہووینگے آخر زمانے مین دجّال اور کذّاب بیان کرینگے وہ حدیثین کہ نہ سُنی
ہونگی تمنے اور نہ پدران تمہارے نے بچو تم اونسے تاکہ نہ گمراہ کرین تمکو اور نہ فتنے مین ڈالین تم کو
بالجملہ تمام ہذیانات اونکے سے ایک یہ ہے کہ رسالہ تحفۃ الصالحین کہ فی الحقیقہ تحفۃ الطالحین ہے
کیا خوب کہا ہے کسینے ع برعکس نہند نام زنگی کافور اس سال مین یعنی سنہ ۱۲۸۱ مین درباب
حرمت بیان ولادت فیض ہدایت سرور کونین اور انکار بیان شہادت حسنین کے چھپوایا ہے کیا
غضب ڈہایا ہے فی الحقیقہ مکان اپنا جہنم مین بنایا ہے اَلعَظمَۃُ لِلّٰہِ وَنَعُوذُ بِاللہِ مِن ھٰذَا
القَولِ وَھٰذَا الاِعتِقَادِ کسقدر خلاف رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اس تحفۃ الطالحین مین درج ہے اور کتنی
اسناد بے بنیاد مندرج ہین کہ بیان اوسکا تحریر سے باہر ہے کسواسطے کہ سرور کائنات مفخر موجودات
نے آپ بنفس نفیس چند بار بیان شہادت کا زبان فیض ترجمان سے فرمایا ہے اور گریہ کیا ہے اور صحابہ اور
تابعین نے بھی اس بیان شہادت کو نقل کیا ہے مگر یہ فرقہ محدثہ ایسی کھلی سنت کو غیر سنت
تصور کرین اور حرام لکھین اور جسم پلید اپنا ساتھ ذات معطر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے بشریت اور عبدیت مین مساوی جانین فی الحقیقہ ایسی دلائل تحقیر کے نسبت آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے در پردہ عبدیت و بشریت کے نکالنی چمار اور چوڑہونکو دلیل مساوات انبیا
کی حیا فی ہے سبحان اللہ کیا خراب ہے ابیات نسبت با سائر الانسان خطا باشد خطا * گوہر پاکیزہ
جوہر را چہ نسبت با زجام * تن او کہ صافی تر از جان ما ست * اگر شد بیاید لحظہ آمد روا * خاک بر فرق آن کہ
از سر جہل * فرق نکند ز روی عسجد را یعنی ہم مین اور رسول مقبول مین باعتبار عبدیت اور بشریت
کے بھی بہت فرق ہے جیسے کانسے اور سونے کا غرضکہ یہ فرقہ باکیان ہین ہے اب چاہیے کہ یہ کہنے
لگاین کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید پلید یہ دو شاہزادے تھے ایک شاہزادے کی فتح ہوئی دوسرے کی
شکست یادو تونکو دنیا مین خدا تعالے نے پیدا نہین کیا انکی ذات سے کچھ بعید نہین الحق اگر یہ فرقہ محدثہ
یعنی وہابیہ ننگ بہان متی اور رشوہ بازی اور جعلسازیکا مکر یہ اور ٹیکہ یہ بات بیان نکرین تو مطعون اور ریانی
کیا شعر خدا بچائے ہمین ان جعلسازونسے * رہے ہمیشہ حفاظت مین اسکے بازونسے * جا خوف اور مقام عبرت ہے
کہ انکے علما اور زہاد فقر و فاقے مین جانبین دین اور خلاف سنت نہاں اور یہ فرقہ محدثہ باوجود دول طعام
یعنے اپنے زعم باطل کے موافق ۱۲

اور پہننے جامہ زرق برق اور فریبی اور بدعلمی کے طریق سنت پر قائم ہین یا ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

خدا پناہ دے ایسے علما نام لامعنی کا نام سے کہ ہر ہفتے بلکہ ہر جمعے کو بعضے منبر پر بیٹھکر اور بعضے

دیوانخاص ضلالت اختصاص مین اور بعضے مسجد مین ہاتھ نچا نچا کر اور چبا چبا کر بانچ فرولے تہیلہ

والے بزرگ کار لائے ہین اور ارواح اولیا اور علمائے گذشتہ کو قبرون مین اور زندونکو زمین مین رنجیدہ کرتے

ہین اور شفاعت کرنیوالونکو اپنا دشمن بنا رہے ہین آخرت سے نہین ڈرتے چنانچہ درینولا واسطے ایذا رسانی

ارواح مین مقدسین یعنی حضرت رسول الثقلین اور جناب امام حسین کے رسالہ مذکورہ چھپوایا تمام خرافات

اور بہتانات اور بعضی روایات سے اوسقدر رسالہ بھر دیا کہ مصداق آئی اور یہ مثل لکھے نہ پڑھے نام

محمد فاضل وعظ مین سوائے بسم اللہ اور انا اعطینک الکوثر کے تمام ہذیانات اور بالکل خرافات ہے

اسواسطے اس ضعیف العباد محمد کریم اللہ نے یہ رسالہ بیچ رد اس فرقہ محدثہ ضالہ کے اور واسطے رفع اور دفع

شر اس گروہ کے لکھا تاکہ انتقام انبیا اور شہدا کا اور عوض اوستادون مثل مولانا شاہ عبدالعزیز اور

مولنا رشید الدینخان اور مولوی کاظم صاحب قدس سرہم اور بدلہ محبوبون مثل حاجی حرمین شریفین مولوی

حاجی قاسم صاحب اور مولوی عبداللہ مرحومین مغفورین کا اور بر صفحہ روزگار کے یادگار رہے گا اور نیز بھی

اس گروہ نے شکوہ کی اور ہر چہوٹے بڑے اہل علم اور صاحب فہم کے ظاہر کرے کذب اور بہتان اور

شرارت اس فرقہ محدثہ کی اوسقدر ہے کہ تحریر سے باہر ہے روبرو جہلا اور عوام اپنے کے ہاتھ بڑھا بڑھا کے

کہتے ہین کہ جناب سرور نے کبھی بابت شہادت زبان مبارک سے ایک حرف بھی نہین فرمایا اور دنیا مین کسی نے

مذکور نہین کیا پس اس مذکور مین اقوال اس فرقہ محدثہ سے صاف ظاہر ہے کہ نور العینین رسول الثقلین حضرت

امام حسین شہید نہین ہوئے چنانچہ اپنے اپنے وعظ مین اجہلا اونکے دلائل در عدم ثبوت شہادت

کے بیان کرتے ہین ازانجملہ ایک دلیل فرقہ محدثہ کی یہ ہے کہ اوس زمانے مین کوئی تذکرہ نہ تہا کہ وہ بیان

شہادت کا کرتا اور جو کہ زندہ تھے خارجی مذہب تھے اس دلیل سے اصل شہادت کی گم ہوئی بیان کرنا

شہادت کا کچہ اور غرض منع کرنے ذکر شہادت کے اس فرقہ محدثہ کو یہ ہے کہ وقت بیان کرنے

شہادت کے اکثر کرامات کہ جو سر مبارک سے ظہور مین آئی ہین مثل کلام قرآنی بیان کرنے جیسے

کا نام اللہ پڑہنا زبان مبارک سے اور اسلام لانا یہودیونکا اور بیان انما ارواح طیبات آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم آدم اور سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا اور آسیہ کا ضرور ہوگا اور بیان کرنا کرامات

اور ملفوظات اہل اللہ کا بھی ہماری تب ہے مبادا کہ معتقد ہمارے کرامات اہل اللہ کی سنکر کچھ نرم دل ہوجاوین
تو یہ محنت چالیس سال کی برباد جاوے اور عمارت قصر اسلام جدید کی بالکل بنیاد سے ڈھے پڑے بہتر یہ ہے کہ اس قصہ پر غصہ کو اہل
تسنن مین ہے اور اونہین سے چاہئے لیکن جو عنایت ایزدی ہمراہ اہل حق کے تھی اس فرقہ محارثہ نے خلل انداز ایمان کے کچھ ہوا اور
انشاء اللہ کچھ ہوگا جیسے کہ درباب معجزہ قدم کے ہرچند انکار اور اعراض اس فرقہ محارثہ نے کیا لیکن
عقیدہ ہم مسلمانون کا سر بال برابر بھی کم ہوا کسواسطے کہ وہ امور واقعیہ اور راست ہین مثل
چاند کے روشن ہین چاند پر خاک ڈالنی خالی جعلی سے نہین ہے یقین منتقم حقیقی سے یہ ہے کہ انجام
انکا بخیر ہوگا اور اپنی قبرون مین فغان و زاری بیحد کرینگے کوئی نہین سنیگا کالحکم مثل مشہور
ہے مردود جنکے نہ فاتحہ نہ درود بخلاف ہمارے پیشواؤنکے کہ واسطے ایصال ثواب اور تقسیم
طعام اور شربت اور پڑھنے سورہ فاتحہ اور درود کے ہمیشہ ترغیب دلاتے آئے اور قول منکرین کو رد
کرتے آئے اب مرتب ہوا یہ رسالہ ساتھ دو فصل کے **فصل پہلی** بیچ سنت ہونے بیان شہادت حضرت
حسنینؓ اور ولادت رسول الثقلین علیہ التحیۃ من خالق العالمین **فصل دوسری**
بیچ ابطال واہیات اور اغلاط اس گروہ ابتر کے اوپر بیان سمجھنے قول صواعق محرقہ اور قول غزالی کے
ہے اور نام اس رسالہ کا دافع الاشرار عن سبط النبی المختار وہم سے سوط الصالحین علی الطالحین کہا گیا ہے
امید خدا تعالی سے ایسی ہے کہ مقبول ہر خاص و عام کے ہووے ومنہ التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق

فصل اول دربیان سنت ہونے ذکر شہادت نور العین رسول الثقلین شاہزادہ دارین حضرت
حسنین کے اور بیان ولادت مصلی قبلتین علیہ التحیۃ من خالق الکونین **فائدہ** جاننا چاہیے کہ سنت اوس
فعل کو کہتے ہین کہ ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو یا فرمایا ہو یا کسی فعل کو ملاحظہ کیا اور کچھ
مانع نہوے وہی سنت ہے پس بیان کرنا شہادت مقتولین محبوب دارین لخت جگر سید الکونین حضرت حسنین کا سنت
ہے کسواسطے کہ بیشک و بے شبہہ و بلا خلاف احادیث مشکوٰۃ وغیرہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے آگے صحابہ کے بیان شہادت کا چند بار اور چند اوقات زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا اور گریہ بھی
کیا اور صورت غم آلود کرنا اور کربلا مین روح مقدس کا تشریف لانا روایات ہدایت سمات سے صاف
ثابت ہے اور عمل اور تیقن حدیث پر کرنا عین ہدایت ہے فرمایا خدا تعالے نے مَنْ يُطِعِ
الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ترجمہ اس آیت شریف کا یہ ہے کہ جسنے تابعداری کی قول اور

فعل رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی تحقیق تابعداری کی اللہ کی اور عارف معارف حقیقی و مجازی سعدی رحمہ اللہ نے
اس مضمون فاخرہ کو اسطرح نظم مین منظوم فرمایا شعر خلاف پیمبر کسی رہ گزید * کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید *
تمام اہل اسلام نے ان روایات فیض آیات کو دل سے تصدیق کیا جانے حیف کی ہے کہ ایسے بیان
حق کو اور سنت برحق کو اس فرقہ محدثہ نے حرام قرار دیا اور علم نقلی کو اپنی بےعقلی سے برباد کیا کیا غضب اپنی
جانون پر ڈہایا جہلا کو گمراہ کیا مگر روتی کیڑا اکہایا فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ نُورِی
یعنی اس حدیث کے یہ ہین کہ پیغمبر خدا آپ حقیقت اپنی پیدایش کی زبان مبارک سے یون فرماتے
ہین کہ سب عالم سے پہلے پیدا کیا اللہ نے نور میرا ایک حدیث اور زبان فیض ترجمان سے فرمائی
وُلِدْتُ مِنْ نِکَاحٍ لَا مِنْ سِفَاحٍ یعنی پیدا کیا گیا مین نکاح سے نہ زنا سے چنانچہ ترجمہ اوس حدیث شریف
کا حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے اسطرح فرمایا ہے نظم تو اصل وجود آمدی
از نخست * دگر ہرچہ موجود شد فرع تست * چو بیتش در افواہ دنیا فتاد * تزلزل در ایوان کسری
فتاد * نتیجہ اور حاصل ان احادیث مذکورہ بالا سے یہ نکلا کہ بیان شہادت اور ولادت کا قطعی
سنت ہے حق بعد اب اگر کوئی بے سعادت پر ضلالت گرفتار خناس تابع وسواس خالی از حواس
شر الناس حرام یا مکروہ یا بدعت کہے تو وہ خود اہل بدعت اور بے ہدایت ہے اور جو عبارت مجیبان علما
صورت فساد سیرت نے صواعق محرقہ سے اور قول غزالی سے واسطے ثبوت دعوی اپنے کے رسالہ تحفۃ الابرار
مین نقل کی ہے اوس سے بھی ذکر شہادت کا بخوبی ثابت ہے کسواسطے کہ جو امر سنت ہے وہ حرام اور بدعت
نہین ہے مشکوٰۃ شریف مین آیا ہے کہ ایک بی بی ام الفضل نام خدمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین
حاضر ہوئین اور کہا کہ یا رسول اللہ رات ایک خواب دیکہا ہے مین نے فرمایا کیا خواب دیکہا ام الفضل نے عرض
کی کہ یہ دیکہا ہے کہ ایک ٹکڑا آپکے بدن مبارک سے کٹ کر میری گود مین آن پڑا فرمایا آنحضرت نے رَأَیْتِ
خَیْرًا اچہا خواب دیکہا تونے تَلِدُ فَاطِمَۃُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ غُلَامًا یَکُوْنُ فِیْ حِجْرِکِ یعنی فاطمہ جگر گوشہ میری حاملہ
ہے ساتہ ایک لڑکے کے کہ وہ پارہ گوشت میرا ہے جسوقت پیدا ہوگا تیری گود مین دیا جاویگا اور تو دودہ
اوسکو دیگی چنانچہ ویسا ہی ہوا ام الفضل کہتی ہین حاضر ہوئی مین ایکدن بیچ خدمت رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم کے اور امام حسین کو مین نے آنحضرت کی گود مین دیا پس ناگاہ دونون چشمون مبارک سے آنسو
جاری ہوئے عرض کی مین نے یا نبی اللہ باپ اور ماں میرے تجہپر قربان آپ کیون روتے ہین فرمایا آئے جبرئیل مجکو

جبرئیل نے اِنَّ اُمَّتِی سَتَقْتُلُ اِبْنِی هٰذا یَعْنِی الْحُسَیْن یعنی اس حدیث شریف کے یہ ہین کہ تحقیق خبر دی
ہے کہ امت میری قتل کرے حسین کو اور دی مجکو ایک سرخ مٹی اس حدیث سے چند فوائد جلیلہ مستفاد ہوئے
ایک بیان کرنا حال شہادت قرۃ العین رسول الثقلین حضرت حسین کا دوسرا گریہ کرنا تیسرے یہ کہ غلام
لغت مین کودک کو کہتے ہین یعنی لڑکے کو پس نام رکہنا غلام حسین کا اور غلام رسول اور غلام نبی اور
غلام حسن اور غلام محی الدین اور غلام قطب الدین الی آخرہ جائز ہوا نہ شرک چوتہا رونا بدرجۂ اتم پانچوین منافی
صبر اور ثواب کا نہین ہے ورنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کسواسطے گریہ کرتے چہٹے گریہ اور اندوہ موجب عتاب
کا نہین ہے ہان منہ پیٹنا اور کپڑے پہاڑنی اور نوچنا خواہ منہ کا خواہ سینے کا شریعت نے منع کیا ہے
اور حرام ہے اور رسم کفار کی ہے اور جو کہ لفظ شیون اور نوحہ کا رسالہ تحفۃ الطالحین مین درج ہے محض
کلمہ ابلہ فریبی اور دغابازی کا ہے ساتوین بیان کرنا شہادت کا حکم خالق کائنات سے ثابت ہوا کہ فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اَتَانِی جِبْرَئِیْل یعنی خبر لایا پاس میرے جبرئیل پس ہر گاہ کہ خدا تعالے
نے بواسطہ جبرئیل کے پیغمبر خدا کو شہادت کی خبر دی ہو پہر حرام کہنا یعنی وارد سنت کو حرام کہنا
دین کا نیا نکالنا ہے اور مکان اپنا ہمسایۂ دشمنان اللہ اور رسول کے بنانا ہے رَبَّنَا لَا تُزِغْ
قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا یا اللہ آمین آمین آمین روایت ہے ابن عباس سے کہ فرماتے ہین کہ ایکدن وقت دوپہر
کے مین نے پیغمبر خدا کو اس حال سے خواب مین دیکہا کہ موے مبارک پراگندہ اور غبار آلودہ ہین اور ایک شیشہ
خون کا بہرا دست مبارک مین ہے عرض کیا مین نے کہ باپ اور مان میرے تجہپر قربان یا رسول اللہ یہ شیشہ کیسا ہے
فرمایا کہ یہ خون حسین کا ہے کہ مین نے اسکو سمیٹا ہے فرمایا ابن عباس نے کہ جب ہم نے ایام اور اوقات
شمار کیے تو وہی وقت تہا شہادت حسین علیہ السلام کا اس حدیث نے بہی چند فائدے بخشے از انجملہ
ایک یہ ہے کہ ملاحظے اور مشاہدہ خون حسین سے پیغمبر خدا بحالت خود نرہے یا یہ دگرگون ہوے دوسرے
آلودہ اور ژولیدہ ہونا موے مبارک کا تیسرے پوچہنا ابن عباس کا شہادت کو پس اگر کوئی موجب
حکم اس حدیث کے استفسار یہ کرے کہ کونسے دن بیان شہادت کا ہوگا لاباس یہ یعنی جاے اندیشے
کی نہین ہے بلکہ سنت ہے چوتہے اطلاع بخشنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اوپر حال شہادت کے پانچوین
یاد رکہنا اس حال کا کہ کونسے وقت بیان شہادت کا ہوگا چہٹے یہ کہ گریہ اور اندوہ رافع ثواب کا نہین ہے
اور ایسی ہی زیج مصائب اقربا کے دگرگون ہونا حرام نہین بموجب اس حدیث شریف کے وعن سلمیٰ قالت

دخلت علی ام سلمة وهی تبکی فقلت ما یبکیک قالت رأیت رسول الله صلعم فی المنام وعلی
رأسه ولحیته تراب فقلت ما لک یا رسول الله قال شهدت قتل الحسین آنفا یہ حدیث مشکوٰۃ کی
ہے اور ترجمہ اس حدیث کا یہ ہے کہ بی بی سلمہ کہتی ہیں کہ حاضر ہوئی میں پاس ام سلمہ کے کہ بی بی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی ہیں اوس حال میں کہ گریہ اور بکا کر رہی تھیں میں نے پوچھا سبب رونیکا کیا ہے فرمایا ام سلمہ بی بی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
نے کہ پیغمبر خدا کو میں نے خواب میں دیکھا ہے اس شکل سے کہ سر اور ریش مبارک خاک آلودہ ہے عرض کی میں نے کہ یا رسول اللہ
یہ کیا حال ہے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہوا میں قتل حسین پر ابھی اس حدیث سے چند فوائد
مستفاد ہوئے ایک بیان شہادت کا کرنا دوسرے غم آلودہ ہونا تیسرے اوپر حال شہادت کے رونا
چوتھے روح مبارک کا اوس جگہ تشریف لانا پانچویں ثبوت ارواح کا آنا پس اب منکرین ناحق گزین کو چاہئے
کہ بموجب فیض ہدایت واتقوا الله لعلکم تفلحون کے خدا سے ڈریں اور رسول مقبول سے شرماویں اور پیغمبری
کو کافر بناویں اور حرام کہنے بیان شہادت اور انکار آنے ارواح سے توبہ کریں اور ایسے کلام لایعنی سے
باز آویں اور بموجب کلام الملوک ملوک الکلام یعنی آگے حدیث خیر الانام کے سند دوسری سے اغماض کریں اور دلائل
عقلی اپنے کو کہ جن میں سقم عقلی ہے آگے ان احادیث نقلی کے بالائے طاق رکھیں اور جیسے اوس حلال کہنے اور ولا الضالین کے کہنے پر
ضاد فارسی سے منفعل ہوں ویسے حرام کہنے اور لکھنے بیان شہادت اور حلت بھنگ اور چرس اور افیون
سے بھی رجوع کریں برملا کہتا ہوں کہ دنیا چند روزہ ہے اور بے شک حرام بھنگ اور بوزہ ہے
اللهم احفظنا من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا فائدہ جاننا چاہیے کہ احادیث
بیان شہادت فیض ہدایت قرۃ العین رسول الثقلین سید الشہدا حضرت حسین کی مشکوٰۃ اور صحیح
بخاری وغیرہ میں بہت ہیں بسبب خوف طوالت کلام کے رسالہ ہذا میں مندرج نہیں ہوئیں کیونکہ واسطے
کہ بیان شہادت کا اگلی کتب علمائے محققین اور فضلائے مدققین مثل ما ثبت من السنۃ تصنیف شیخ عبد الحق
دہلوی میں اور مناقب السادات تصنیف قاضی شہاب الدین دولت آبادی میں اور سر الشہادتین مولانا
مقبول بارگاہ عزیز مولوی شاہ عبد العزیز میں بکمال تشریح اور توضیح اور فصاحت اور بلاغت
کے مرقوم ہے وعلاوہ ان کتب مسطورہ کے کتب سیر میں بھی بیان شہادت مشروحًا لکھا ہوا ہے
اور علمائے کبار وحال مثل مولانا موصوف الصدر عالی قدر اور مولوی کاظم صاحب اور مولانا
رشید الدین خان صاحب اور مولانا حاجی حرمین شریفین محمد حاجی قاسم صاحب اور

مولوی حسن علی صاحب اور مولوی سلامۃ اللہ صاحب شارح سر الشہادتین اور مولوی فرید الدین صاحب
خاص جامع مسجد مین اور مولوی حاجی محمد اسحاق پیر اور استاد اس فرقہ محدثہ کے ہر سال قلعے مین
پیش بادشاہ بیان کرتے آئے ہین عیان راچہ بیان العاقل تکفیہ الاشارۃ اب منکرین نا حق گزیر
کو آگے سند احادیث شریف کے اور کتب علماے سلف اور علماے خلف کے کیا جاے دم زدن
کی ہے اور جو منکرین نے قول غزالی اور صواعق سے حرمت شہادت کی لکہی محض تہمت ہے انشاء اللہ
فصل ثانی مین بیان کیا جاویگا فائدہ اب بیان ثبوت مولود شریف کا ہوتا ہے
بگوش ہوش سنا چاہیے کہ شیخ عبد الحق دہلوی نے مدارج النبوۃ مین اسطرح لکہا ہے کہ اول
مخلوقات اور واسطۂ صدور کائنات اور باعث پیدائش عالم اور سبب وجود آدم نور آنحضرت صلعم کا
ہے جیسا کہ حدیث شریف مین وارد ہوا کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ دوسرے فرمایا آنحضرت نے كُنْتُ نَبِيًّا
وَّآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ تیسرے فرمایا نَحْنُ السَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ چوتہے اخبار مین آیا ہے کہ جب
ظہور ہوا نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا تو آپکے نور سے نکلے انوار انبیا علیہم السلام کے حکم فرمایا پروردگار
عالم نے آنحضرت کو کہ دیکہ طرف نور انبیا کے جب حضرت نے اونکے نور ونکو ملاحظہ اور مشاہدہ کیا تو اوس
وقت حضرت کے نور نے سبکے نورونکو ڈہانپ لیا اوسوقت انبیا نے عرض کی کہ اے پروردگار ہمارے
یہ کون ہے کہ جسکے نور نے ہمارے نورونکو چہپا لیا یعنی نور اوسکا ہمارے نورون پر غالب آیا فرمایا اللہ تعالی
نے کہ یہ نور محمد بن عبد اللہ ہے اگر ایمان لاؤ تم اوسپر تو عطا کرونمین تمکو نبوت عرض کی انبیا نے کہ
ایمان لائے ہم اے رب تہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا رب العزۃ جل جلالہ نے گواہ ہوا مین تمہارا
اور معنی کریمہ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ مِنْ كِتَابٍ وَّحِكْمَةٍ کے یہی ہین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے
کہ آنحضرت نے فرمایا وُلِدْتُ مِنْ نِكَاحٍ لَا مِنْ سِفَاحٍ اور اخبار مین آیا ہے کہ جس رات کو نور محمدی بیچ شکم
آمنہ کے قرار پایا تو اوس رات تمام عالم نور مقدس سے منور ہوا اور تمام ملائکہ اور زمین ور زمان خوشی
مین ہوئے اور تمام طبقات آسمان اور زمین مین یہ بشارت ہو گئی تہی کہ آج کی رات نور محمد صلے اللہ
علیہ وسلم نے بیچ رحم آمنہ کے قرار پایا اسواسطے عمل اہل مکہ کا مقرر رہا ہے کہ شب ولادت کو موضع ولادت
شریف کی زیارت کرتے ہین اور مولود نبی محمود کا ساتھ تمام آداب کے پڑہتے ہین یعنی شب بارہوین ربیع الاول

کو اور حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیر کے دن روزہ رکہتے تہے سبب اسکا اصحاب نے پوچہا فرمایا کہ یہ دن میری ولادت کا ہے اور اسی روز نازل ہوئی مجہپر وحی روایت کیا اسکو مسلم نے اور حدیث مین آیا ہے کہ آمنہ کہتی ہین کہ جسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرے بطن سے باہر تشریف لائے دیکہا مینے ایک امر بزرگ یعنی عجائب و غرائب مشاہدہ مین آئے اور جسوقت کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم متولد ہوئے ابولہب کو ثویبہ لونڈی نے بشارت ولادت آنحضرت کی پونہچائی ابولہب نے بمجرد سننے اس خبر بشارت اثر کے ثویبہ کو آزاد کیا اور حکم کیا کہ تو دودہ دے آنحضرت کو پایا اور بسبب خوشی کرنے تولد آنحضرت کے حق تعالے نے عذاب ابولہب سے تخفیف فرمایا اور دن پیر کے عذاب اوس سے اوٹہایا چنانچہ حدیث مین آیا ہے اب جاے خوشی اور سرور کی ہے اہل موالید کو کہ دن مولود کے بیان مولود نبی مسعود کا سنکر خوشی کرتے ہین اور کثرت سے درود پڑہتے ہین اور مساکین اور غربا اور علما کو طعام کہلاتے ہین اور بیان مولود شریف کا اصحاب سے بہی ثابت ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی مولود میرا سنے شفاعت اوسکی مجہپر واجب ہے جیساکہ بیچ تنویر فی مولود البشیر کے آیا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ ذَاتَ يَوْمٍ فِي بَيْتِهِ وَقَائِعَ وِلَادَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْمٍ فَيَسْتَبْشِرُونَ وَيُحَمِّدُونَ وَإِذَا جَاءَ النَّبِيُّ صلعم قَالَ حَلَّتْ لَكُمْ شَفَاعَتِي

یعنی اس حدیث کے معنی بیچ تنویر فی مولود البشیر کے یہ ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ تہے ابن عباس بیان کرتے تہے ایکدن اپنے گہر مین حالات ولادت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک قوم کے اور وہ قوم بیان مولود شریف سے خوشی کرتی تہی اور حمد کرتی تہی کہ ناگاہ گذر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اوجگہہ ہوا فرمایا واجب ہوئی تمپر شفاعت تمہاری اور اسی کتاب مین دوسری حدیث ثبوت بیان مولود شریف کی یہ ہے

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ يُعَلِّمُ وَقَائِعَ وِلَادَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبْنَائِهِ وَعَشِيرَتِهِ وَيَقُولُ هٰذَا الْيَوْمُ هٰذَا الْيَوْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلعم إِنَّ اللّٰهَ فَتَحَ عَلَيْكَ أَبْوَابَ الرَّحْمَةِ وَالْمَلَائِكَةُ يَسْتَغْفِرُونَ

ابی الدرداء صحابی کہتے ہین کہ گیا مین ساتہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے گہر عامر انصاری کے وہ سکہا رہا تہا وقائع ولادت آنحضرت کے اپنے بیٹون اور کنبے کو اور کہتا تہا کہ یہ دن ہے یہ دن ہے پیدائش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہولے اللہ نے اوپر تیرے دروازے رحمت کے اور واسطے تمہارے استغفار کرتے ہین ملائکہ جاننا چاہیے کہ جس صورت مین مولود شریف

سورۂ قصص میں ہے

سورۂ مریم میں ہے

احادیث اور اصحاب و تابعین اور علما مع قیدون کے صاف ثابت ہووے من بعد حرام یا مکروہ
کہنا چہ معنی دارد اور خود خدا تعالے نے مولود موسے اور عیسے علیہما السلام کا اپنے کلام مین فرمایا ہے
اور بیان مولود ہمارے حضرت کا صاحب سیرت شامی اور جزری اور تلمسانی اور ماوردی اور نووی
اور عسقلانی اور شیخ عبدالحق دہلوی نے لکہا ہے یہ مجیبان مدہ نفسیبان ان سب محدثین کو حرامی
کہتے ہین اور اپنی عاقبت گندی کرتے ہین نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ھٰذَا الْقَوْلِ وَھٰذَا الْاِعْتِقَادِ
بلکہ اجماع اہل سنت کا اوپر انعقاد محفل مولود شریف کے ہے اور کسی حنفی اور حنبلی اور شافعی
اور مالکی مذہب نے اوسکو حرام تو کجا مکروہ بہی نہین کہا ہے سوائے فاکہانی مالکی کے کہ حالت پیری
مین بہ سبب ضعف دماغ اور سخافت عقل کے بیان مولود شریف مین کچہ اوسنے دم مارا ہے بالفرض اگر
خلل دماغ بہی نہو پس اس بیچارے کو سوائے تابعداری اجماع کے کیا چارہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا یَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ یہ سفہا اور حمقاے چند بہ سبب جاہلی اپنی کے سند فاکہانی کی لائے ہین اور ان حمقا
نے یہ بہی نجانا کجا خلاف اور کجا اختلاف اور خلاف کو کیا مجال کہ مقابل اختلاف کے ہووے اور جلال الدین
سیوطی اور محدثین نے جواب دندان شکن فاکہانی کا وہ دیا ہے کہ جب اون کتابون کو دیکہیے تو معلوم
ہووے اور کسقدر اوپر نادانی فاکہانی کے کلام اور اعتراض کیے ہین اور اصل مولود شریف
کی احادیث سے ثابت کی ہے اور اہل حرمین امورات دینی مین بموجب حکم ائمہ کے قابل سند کے
ہین گو وہابیہ اون کو کافر سمجہین اور ہدایت کو ضلالت نام رکہین ہدایہ مین آیا ہے
یَجُوْزُ لِلْفَجْرِ فِی النِّصْفِ الْاَخِیْرِ مِنَ اللَّیْلِ لِتَوَارُثِ اَھْلِ الْحَرَمَیْنِ یعنی جائز ہے
اذان دینا واسطے نماز فجر کے بیچ نصف شب اخیر کے واسطے مقرر کرنے اہل حرمین کے ابو یوسف
اور شافعی نے اوسکو جائز رکہا ہے اور تفسیر الرحمۃ مین حافظ محمد بن مقاتل زید بن ثابت سے روایت
کرتا ہے قَالَ اِذَا رَاَیْتَ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ اَجْمَعُوْا عَلٰی شَیْءٍ فَاعْلَمْ اَنَّہٗ سُنَّۃٌ ترجمہ اس عبارت کا یہ ہے کہ
جسوقت کہ دیکہے تو اہل مدینہ کو کہ جمع ہوئے اوپر ایک شے کے پس جان تو کہ وہ سنت ہے بموجب
اس مقولے کے اور بموجب مصرع ہذا کے وجود ظہور بدعت کا اہل حرمین سے بالکل مفقود ہے ع
چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ✕ اور مراد اہل حرمین سے اشراف مکہ مبارکہ اور شرفاے مدینہ
منورہ ہین نہ عوام الناس

فصل دوسری بیچ بیان افترا بندی اور جعل سازی

اور بےعقلی اور بدفہمی اور لاعلمی مجیبان اور مُہرکنان رسالہ تحفۃ الطاحین کے

جاننا چاہیے کہ استفتاے شہادت مندرجۂ رسالہ مذکور کا تراشہ ہوا مہتر اس فرقہ محدثہ کا ہے کہ بسال ایک دو سیلے طبیعت سے گہرتا ہے اور باقی کہتران اس فرقہ محدثہ کے بجانسب برادران اور بغل خواران سے ہین اور سوال شہادت کو نسبت اہل پورب کے کرنا محض بہتان ہے بحکم دو شاہد عادل کے اول یہ کہ مجیب نے بے تمیز نے آخر فتوے کے مُہر مولوی محبوب علی اور محمد حسین کی اور صدیق لاتی کی ثبت کی ہے محض جعل سازی ہے کسواسطے کہ مولوی محبوب علی پہلے ایک برس چہپنے اس استفتاے شہادت کے جہان سے رخصت ہوے اور قبر کو آباد کیا اور محمد حسین اور صدیق تلمیذ مجیب بے تمیز کے کہ بعضے وہابی اونکو بسبب لامذہبی کے زندیق نام رکہتے ہیں بجہت خوف اہل حق کے چھ چھ مہینے پہلے تیار ہونے رسالہ تحفۃ الطاحین کے کسیطرف چلدیے پس اس صورت مین مُہران صاحبون کی ہونی چہ معنی دارد شاہد دوم یہ ہے کہ نقل کرنا عبارت غزالی کا اور نہ سمجھنا اوس عبارت کا ہکذا عبارتہ يَحْرُمُ عَلَى الْوَاعِظِ عَنْ رِوَايَةِ قَتْلِ الْحُسَيْنِ وَحِكَايَتِهِ وَمَا جَرَى بَيْنَ الصَّحَابَةِ مِنَ التَّشَاجُرِ وَالتَّخَاصُمِ فَإِنَّهُ يُهَيِّجُ إِلَى بُغْضِ الصَّحَابَةِ وَالطَّعْنِ فِيهِمْ دلیل بیج حق منکر کے زہر ہلاہل ہے زیرا کہ کلمہ فإنّہ مین ضمیر واحد ہے راجع کرنا ضمیر فإنّہ کا طرف روایت قتل حسین کے عین حرام کسواسطے کہ قصہ کربلا مین کوئی صحابی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمراہ عبداللہ بن زیاد بدنہاد خارجی کے نہ تہا جیسا کہ قریب آویگا یہ بیان بیچ جواب غزالی کے اور باوجود جاننے مسائل کے مسئلہ حرمت شہادت کو قول غزالی سے من بعد سوال کرنا ان حمقا سفہاسے البتہ تحصیل حاصل اور استعلام معلوم کا ہے اضعف عباد اللہ محمد کریم اللہ اعتراض کرتا ہے اوپر قول مہتر منکرین شہادت کے کہ کسقدر وہ مہتر فخر اپنا کرتا ہے **قولہ** چہ میفرمایند علماے دین سبحان اللہ ابہی سائل ابہی مسئول عنہ ع دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست چہ کہتا ہون مین کہ لکہنا مجیب کا اپنی تئین علماے مع کوتاہ گردنون تنگ پیشانی کے بہت نازیبا ہے اور سمجھنا اپنی تئین قابل استفتا کے نہایت بیجا ہے اور جاننا اور گننا اپنی تئین بکلمسلمان خارج از تقوے ہے کسواسطے کہ یہ بیچارے اوپر سمجھنے معنی لا الہ الا اللہ کے بہی قادر نہین ہین کسواسطے کہ ترجمہ کلمے کا یون کرتے ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ یہ ترجمہ

بے شبہ مفضی الی الشرک ہے نہ مفید توحید کے یہ جاہلان کیا جانین قصر الموصوف علی الصفۃ
کیا ہے اور برعکس کیا ہے اور قصر انما حرم علیکم المیتۃ کا کس قبیل سے ہے اور امر
کونوا قردۃ خاسئین کا اور برکس منوال کے اور امر فاصطادوا اور برکس چیز کے مشتمل ہے فصاحت
کیا ہے بلاغت کیا ہے اور لازم کیا ہے اور موضوع قران اور حدیث کا کیا ہے اور اشارہ
نص اور اقتضاے نص کیا ہے اسواسطے معنی کل بدعۃ ضلالۃ کے نہ سمجھے اور اسلام کو
سلام کیا اور فی الحقیقۃ بعض انکار اسقدر بہی نہین جانتا کہ میزان اور صرف میر کونسے فن مین ہے
اور باوجود اس بے علمی کے وہابی بن بیٹھے ہین غرض کہ روٹی کپڑا پیدا کرتے ہین مگر اہل علم ان
جاہلونکو اپنے دروازے سے مثل سگان بازاری نکالتے ہین اور علماے حرمین شریفین کے ان جاہلونکو نام
سنتے ہی وہابی کا نعلین حرمین سے محروم نہین چھوڑتے ہین اور سند حدیث کی کسی محدث سے نہین کہتے
اور کتب تحصیلی کا اصلا نام تک نہین جانتے مگر بعض اس فرقہ محدثہ نے بصدقہ گور حضرت شیخ عبد الحق دہلوی
کے یعنی اونکے ترجمے سے شب و روز استعانت کرکے واسطے یادداشت اور وعظ کہنے کے
ترجمہ مشکوۃ وغیرہ بیان کرتے ہین اور صدہا تناقض اور تخالف اپنے ترجمے مین درمیان لاتے ہین
اور پڑہنا اور پڑہانا صحیح بخاری کا کہان اور یہ نادان کہان یہ بیچارے اپنے لکہے ہوئے کو بہی اصلا
نہین سمجہتے کہ عبارت غزالی سے بیان شہادت کا لذاتہ حرام ہے یا لغیرہ اور بعض جاہل اس فرقہ
محدثہ کا اوپر منبر کے بیٹھکر وہ غل مچاتا ہے جیسے کوئی مرثیہ خوان الاپتا ہے اور علماے متقدمین کو عموما اور مولانا
شاہ عبد العزیز اور مولانا کاظم صاحب کو خصوصا برابر ملا کرتا ہے اور اقوال و افعال علماے سلف کو پیچ پیچ
اور بردہ سنت کے بدعت برملا کہتا ہے اور بعضے وہابیہ اپنے دیوانخانہ ضلالت اختصاص مین بعضے مسجد مین
بیساز و برگ بہی راگ گاتے ہین اور اپنی امت کو ورغلان کر علماے سلف و فضلاے خلف کو بدبختی کہتے ہین اور
کہواتے ہین آپ کافر ہوتے ہین العظمۃ للہ ؎ گر ہمین مکتب است و این ملا ✽ کار طفلان تمام خواہد شد ✽ اب
جواب ہر عبارت بے متانت مندرجہ رسالہ تحفۃ الطالحین کا بیان ہوتا ہے اب سننا چاہیے دلائل منکرین
شہادت کے اول دلیل ذلیل منکرین ناحق گزین کی بیچ باب حرمت شہادت فیض ہدایت حضرت
حسین رض کی خلاف قرون ثلاثہ کے اور ائمہ اربعہ کے یہ ہے کہ صراط المستقیم مین مولوی اسمعیل نے لکہا ہے
کہ چون حسین علیہ السلام بمرتبہ شہادت فائز شدند داخل جنت گشتند پس محل سرور است نہ غم معنی اس

عبارت فارسی کے یہ ہین کہ جو حضرت حسین علیہ السلام مرتبہ شہادت کو پونہچے داخل جنت ہوئے
پس جاے خوشی کی ہے نہ غم کی کہتا ہون مین اسمین دلیل بازاری ہے غبی اور بے شعوری کتب احادیث
شریفہ او مطالب شرعیہ کی قول قائل سے صاف معلوم ہوتی ہے طعن و طنز اوپر قول اور فعل
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آتی ہے کہ جسوقت خبر شہادت کی آنحضرت کو جبرئیل نے دی تو اوس وقت
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بہت روئے اور بہت مغموم ہوئے اور نہ خوشی کی ہے پس رونا اور مغموم ہونا اوپر حال
شہادت جناب حسین کے موجب رحمت کا ہے اور سبب سنت کا ہے اور خوش ہونا قتل حسین پر بیشک و شبہہ
طریقہ خوارج ہے فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلْبُکَاءُ مِنَ الرَّحْمَةِ وَالصُّرَاخُ مِنَ الشَّیْطَانِ
یعنی جو غم کہ دل سے ہو یا آنکہ سے ہو وہ رحمت ہے اور بے تحاشا غل مچانا خلاف شرع عالم اختیار کیے کا شیطان
سے ہے اور رونا اوپر وفات سید المرسلین خاتم النبیین کے حدیث ام [illegible] سے ثابت ہے کہ وہ بی بی آپ بھی
روئی ہے اور ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو بھی رولایا ہے اور دوسری دلیل اونکی
یہ ہے کہ مولوی اسمٰعیل نے صراط المستقیم مین لکھا ہے کہ اگر اقرباے شما درچنین مصائب مبتلا شدہ باشند
و کسی آن مصائب ایشان شما بیان کند آن مصائب را جائز نمیدارند کہتا ہون مین کہ مقولہ شہید
فرضی کا ساتھ شہید حقیقی کے کچھ مناسبت نہین رکھتا ہے مابہ واہیات سے ہے کیواسطے
کہ ذکر مصیبت کیکا ساتھ دلیری اور بہادری اور استقلال اور اجلال اور اظہار ظلم
اعدا اور حال کرامت انتما کے کرنا بلاشبہہ اوسکو فخر خاندان کا تصور کرتے ہین او ناخوش اوس
ذکر سے نہین ہوتے ہین جیسا قصہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا کا ملاحظہ کرنا
چاہیے باوجودیکہ ذکر زنا کا کرنا موجب کمال اندوہ اور اہانت کا ہے چونکہ خدا تعالے نے طہارت
اونکی فرمائی البتہ موجب عزت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا ہوا تمام واعظین اوس قصے کو برملا منبر و جا
تفاسیر سے بیان کرتے ہین اور کوئی مسلمان اوس بیان سے نفرت نہین کرتا ہے کما وجدنا
من انفسنا اے اوپر اس فہم بعید کے اور شہادت شہید کے جاننا چاہیے کہ باب استفتا شہادت
مین سائل اور مجیب ذات واحد ہے نہ غیر علاوہ اس کر و فریب کے مجیب بے نصیب نے بسبب بغض اہل عبا کے
صنعت تحریف کو وہ کار فرمایا ہے کہ تحریر و تقریر سے باہر ہے کیواسطے کہ جو عبارت صراط المستقیم کی
کہ فی الجملہ مفید بیان شہادت کے ہے مجیب اوسکو مثل شیر مادر ہضم کر گیا بے شک شہید غریب

صراط المستقیم مین قائل اس امر کا ہے کہ بیان شہادت فی نفسہ درست ہے مگر در صورت لاحق ہونے عوارض
ناشروع کے مقر کراہت ہے اور محبیان شکست نصیب نے ناحق شہید مذکور کو بدنام کیا اور
قول کراہت کو بحرمت بدل کیا پس نہایت غضب کیا کس واسطے کہ صراط المستقیم مین بیچ
صفحہ ۱۰۵ کے یہ عبارت ہے کہ ذکر قصۂ شہادت بشرح و بسط عقد مجلس کردہ باین قصد
کہ مردم آن را بشنوند تا سعیہا نمایند و حسرت ہا فراہم آرند گریہ و زاری کنند ہر چند در نظر ظاہری
خللے دران ظاہر نشود اما فی الحقیقۃ این ہم مذموم و مکروہ ست انتہے ہم سلمان قدیم
حیران ہین کہ شہید بیان شہادت کو مکروہ کہتا ہے اور محبیان معتقد شہید کے حرام
لکھتے ہین اس صورت مین یہ نادان چند مصداق اس مثل مشہور کے ہوئے کبھی ناؤ بیچ گاڑی کے
اور کبھی گاڑی بیچ ناؤ کے قولہ جواب در صورت مرقومہ راجح در قصہ کربلا امتناع و حرمت ست
چنانکہ مصنف صواعق محرقہ و مولوی محمد اسمعیل شہید مرحوم افادہ فرمودہ اند و نیز جناب
ولی اللہ محدث دہلوی در قول جمیل ارشاد نمودہ عبارۃ ہذا دُوِّیْنَا فِیْ سُنَنِ ابْنِ مَاجَۃ
وَغَیْرِہٖ اِنَّ الْقَصَصَ لَمْ تَکُنْ فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الخ کہتا ہون مین کہ یہ قول بے طول
لائق مضحکہ طفلان کے ہے اور ایسی نافہمی اور بیعقلی پر تمام اہل علم ہنستے ہین اور آنکھ تعجب سے دیکھتے
ہین اول جواب یہ ہے کہ محبیان حرمت کو ترجیح دیتے ہین باوجودیکہ بیان شہادت کا سنت ہے چنانچہ
بالا گذرا ایسی فعل مسنون کو حرام کہنا ہمسایہ ابوجہل کا ہونا ہے دوسرے یہ ہے کہ باوجود جہالت کے
ترجیح حرام کو دیتے ہین اس صورت مین ایسے محبیان شکست نصیب کی فصد گدال سے کھلوانی چاہیے
کس واسطے کہ کوئی سند حرمت شہادت کی ائمہ اربعہ اور مجتہدین سے نہین لائے اور تیسرے یہ کہ محبیان
وغیرہ کا قول اور دعوی ہر مسئلے مین یہ تہا کہ جو بات کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور قرون ثلاثہ سے
ثابت ہے وہ درست ہے اور باقی واہیات باوجود دعوی سنت کے باب حرمت شہادت حضرت
حسین کے کوئی دلیل قرون ثلاثہ سے نہین لکھی سعدی نے راست فرمایا ع این مدعیان در طلبش
بیخبرانند یہ یا شاید انکے مذہب مین عبارت قرون ثلاثہ سے مولوی اسمعیل اور صاحب قول جمیل اور
صاحب صواعق ہو غرضکہ یہ عالم صورت جہالت سیرت کو علم سے کیا کار اور بیان حق سے کیا سروکار
چوتھے یہ ہے کہ دعوی حرمت شہادت کا خاص اور دلیل عام ہے وہو قولہ ان القصص لم تکن

کسواسطیکہ نہ وقوع ہونا کسی قصص کا بیچ زمانہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کے مستلزم حرمت کا نہین ہے کیونکہ وہ
قصہ جائز ہے کہ مکروہ ہووے یا مباح پس یہ دلیل مثبت مدعا مجیب کی نہوئی علاوہ اسکے نادانون نے
یہ بھی نجانا کہ الف لام اوپر اِنَّ القصص کے جنسی ہے یا استغراقی اگر جنسی ہے تو یہ معنی ہووینگے
یعنی جنس قصے کی حرام ہے اور اگر استغراقی ہے تو یہ معنی ہین کہ ہر فرد قصے کی حرام ہے اور اسجگہ الف لام
نہ جنسی ہے نہ استغراقی والا لزوم کذب کا نسبت قصہ یوسف علیہ السلام وغیرہ کے آتا ہے پس لا بد
عہدی ہوگا پس اس صورت مین مطلوب اہل سنت کا ظاہر ہے یعنی قصہ کاذبہ بیچ اوس زمانے
کے نہتا بخلاف قصہ شہادت کے کسواسطیکہ وہ قبیل جھوٹ سے نہین ہے علاوہ نجاننے
اقسام الف لام کے ان طفلان دبستانی نے یہ بھی نہ دیکھا کہ اخراس عبارت کے لفظ انّہ مذموم و انّما
محمودۃ کا ہے باوجودیکہ یہ عبارت باعتبار اختلاف ضمائر کے قابل نقل کے نہتی کسواسطیکہ مرجع
واحد ہے اور ہر دو ضمیرین مختلف ہین پانچوین وہ کہ سند لانا مجیب کا واسطے تائید قول حرمت
انہی کے قول مولوی اسمعیل سے عین حماقت ہے کسواسطیکہ مولوی مذکور بسبب لاحق ہونے
امور نامشروع کے مقر کراہت کا ہے نہ حرمت کا کہتا ہون مین کہ یہ نقل صراط المستقیم کی دلالت
کرتی ہے اوپر کمال نادانی اور ہیچمدانی مجیبان کے کسواسطیکہ قصہ جدید وہابیت کا کہ تیس ۳۰
پینتیس برس کا عرصہ ہوا کہ حلوان کاہن سے مرتفع ہوا نہا نسل نمرود کے پاسے وہاپر حرمت
اور حلت مستبدل ہوئی یعنی حلال حرام اور حرام حلال ہوا کسواسطیکہ نزدیک مولوی شہید کے
فاتحہ اور درود اور عرس اور یوم اور سال اور سنتا اموات کا اور آنا ارواح کا اور ہونا فیض
کا ارواح سے اور حاصل ہونا نسبت کا خاندان قادریہ اور چشتیہ سے اور طریقے ذکر پاس انفاس
و مراقبہ وغیرہ کو باوجود بدعت ہونے ان نمازون اور اذکار کے بحکم کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ
اور بحکم عدم ثبوت قرون ثلاثہ کے شہید نے صراط المستقیم مین مثل فرض اور واجب کے لکھا ہے اور
کتاب ایضاح الحق مین انہین امور کو بدعت حقیقیہ نام رکھا ہے اور یہ صورت صاف اجتماع نقیضین کی
ہے پس ظاہر اور باہر ہے کہ مصنف صراط المستقیم کا بصفت بدعت اور کفر کے موصوف اور بیچ
سلسلۂ اہل تقوے اور اہل ولایت کے معدود ہوگا اب اہل سنت اس عقدۂ لا ینحل سے استفسار کرتے
ہین اس امت سے کہ کیا فرماتے ہین گروہ محمدیہ وہابیہ بیچ اس صورت کے کہ اگر سماعت اموات

اور فاتحہ اور درود اور آنا ارواح کا اور پڑھنا پنج آیات اور تعین کرنا یوم اور سال اور سلسلۂ قادریہ
وغیرہ کا جائز ہے تو اس سے صاف لازم آتا ہے کفر فرقۂ محدثہ وہابیہ کا بحکم تقویۃ الایمان اور
ایضاح الحق وغیرہ کے اور اگر یہی امور مذکور حرام ہوویں تو اوس صورت میں بھی کفر فرقہ وہابیہ کا
بحکم صراط المستقیم کے لازم اور ثابت ہے پس اب چاہیے کہ خود منصف ہو کر جواب اس مسئلے کا لکھیں اور
فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي کو ملحوظ خاطر رکھیں یہ ادنے تعارض
ہے اہل سنت کا اوپر اس جماعت وہابیہ کے اسواسطے کہ مصنف صراط المستقیم کو یہ فرقہ
محدثہ مسلم الثبوت اور اپنا پیشوائے اوّل جانتا ہے مگر ناظرین رسالہ ہذا کو چاہیے کہ اول صراط المستقیم
اور تقویۃ الایمان اور ایضاح الحق اور کلمۃ الحق اور سراج القلوب اور مأتہ المسائل اور
اربعین اور راہ سنت اور تنویر الحق اور توضیح الحق اور جواہر منظومہ اور ہجو خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی قدس سرہ وغیرہ بغور مطالعہ کریں جب معلوم ہووے گا کہ کس قدر اس فرقۂ محدثہ
نے کس طرح کے شگوفے ان کتابوں میں کہلائے ہیں اور کیا کیا کارستانیاں اپنی اونچ پیچ
کی ہیں اور دعوی اتباع سنت اس قوم کا بھی بوجہ وجیہ منکشف ہووے لکھتے ہیں ہاتھ باندھنا
شرک مورچھل شرک شامیانہ شرک کشف و فال بازی استخارہ حرام نیوتہ اور رسمیاں حلال ایصال
ثواب اور عرس ایک کتاب میں حلال دوسری کتاب میں حرام اور تصور شیخ کا بیچ قول الجمیل
کے جائز اور طواف قبر بیچ کتاب انتباہ کے روا اور مأتہ المسائل میں حرام اور صراط المستقیم
کے صفحہ تیئیسویں ۲۳ میں اس نہج پر ہے چون امواج جذب و کشش رحمانی النفس کامل را بجانب ا
در قعر بحار احدیت فرو کشید زمزمہ انا الحق و لیس فی جبتی سوا اللہ از آن سر بر زند
اور بعد دو چار سطر کے یہ لکھتے ہیں زینہار رہزن معاملہ تعجب نمائی اس مقولے سے معلوم اور مفہوم
ہوتا ہے کہ مصنف صراط المستقیم کا ایک مرد شہید ہے شاید کہ یہ مسئلہ مصنف مذکور نے عالم رویا میں
یعنی خواب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یا اصحاب سے یا تابعین سے بگوش ہوش سنا ہوگا ورنہ معاملہ
صحاح ستہ میں نہ غیر صحاح میں ہے اور اسی کتاب میں بیچ صفحہ ۱۳۷ کے یہ عبارت ہے اگر کسی اتباع
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم منظور داشتہ در شب برات در مقبرہ مجمع صلحا نمودہ ادعیہ وافرہ کند و اوراد انتخاب لطیف
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بالتمام کردن نمی رسد اور یہاں تک کہا جماعت نفل مکروہ نیست اگر تداعی باشد مکروہ است و خواندن سورہ

بتقید روز جمعہ وزیارت قبور والدین وارد شدہ پس ہر عبادت کہ از مسلمان ادا شود و ثواب او بروح کسے از گزشتگان برساند و طریق رسانیدن آن دعاے خیر بجناب الٰہیست الخ پس در خوبی این امر از امور مرسومہ فاتحہ و اعراس و نذر و نیاز اموات شک و شبہہ نیست اور بیچ صفحہ ۱۶۶ کے صراط المستقیم مین لکھا ہے عبارۃ پس ذانہ پندارند کہ نفع رسانیدن باموات باطعام و فاتحہ خوانی خوب نیست چہ اینمعنی بہتر و افضل یہانتک کہا موقوف بر طعام نگزارد اگر میسر باشد بہترست والا صرف ثواب سورہ فاتحہ و اخلاص بہترین ثوابہاست اور بیچ صفحہ ۲۰ ، ۲ کے یہ لکھا ہے اول طالب باید باوضو دو زانو بطور نماز بنشیند و فاتحہ بنام اکابر این طریقہ یعنی حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری و حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی وغیرہما خواند انتہے اور بیچ مائۃ المسائل تصنیف حاجی محمد اسحاق کے یہ لکھا ہے کہ فاتحہ مرسومہ لیعلے نذار واور بیچ تفسیر عزیزی نانا صاحب مولوی اسحاق کے یہ ہے و امداد این عالم از صدقات و فاتحہ و تلاوت قرآن چون دران بقعہ کہ مدفن اوست واقع شود بسہولت نافع میشود اور مولوی ولی اللہ والد ماجد میان شاہ عبد العزیز اور جد امجد مولوی اسمٰعیل کے بیچ عقد ثمین شائخ کے یون فرماتے ہین حفظ اعراس شائخ و مواظبت زیارت قبور ایشان والزام فاتحہ و صدقہ دادن الخ جناب بانی دین در آفاق مولوی محمد اسحاق بیچ مائۃ المسائل کے رد شہید مزعوم کا اسطرح فرماتے ہین مقرر کردن یوم عرس ثبوت آن از حضرت صلے اللہ علیہ وسلم و خلفاے راشدین و ائمہ اربعہ نرسیدہ اب ہم لوگ ثنی بیرو علماے سلف کے ایسے کامون تناقض سے بکمال حیران و متحیر ہین اور بکمال تفکر مین مبتلا ہین کہ آیا شہید کو جھوٹا جانین یا تکذیب مہاجر کی کرین یا ابطال مولوی شاہ عبد العزیز اور مولوی ولی اللہ کا کرین آخر کار ہدایت الٰہی رہنما ہوئی اس بات پر کہ تکذیب مولوی ولی اللہ کی محال ہے کہ وہ اہل سنت سے ہین اور منبع علما اور فضلا اور اولیاے سلف کے ہین اور میان صاحب نے تفسیر عزیزی مین زبانی اور کتابی اور مولوی ولی اللہ صاحب نے بیچ انتباہ اور انفاس العارفین کے ان دو صاحبون وہابیہ مذہب کو عاق کیا اور رد کیا ہے اب جواز فاتحہ اور درود اور عرس اور دعا کا کلام فقہاے سنو اور دریافت کرو کہ بیچ خزانۃ الروایات کے کہ مشہور تر کتابون مین ہے اور ہر چھوٹے بڑے کو ہم پہونچ سکتی ہے عبارت اوسکی یہ ہے اما چون مسلمی بگورستان بگذرد داخل گورستان منتظر مباشند بخوانند فاتحہ

و درود الخ اور بیچ خلاصۃ الفقہ کے ہے کہ یوم عرس پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اول صد
شتر پروح پر فتوح صلے اللہ علیہ وسلم ہدیہ داد و بیچ قرض ان ابوہریرہ فاتحہ کردہ انتہی اور شرح عقائد
وَفِی دُعَاءِ الْاَحْیَاءِ لِلْاَمْوَاتِ وصدقتہم ای صدقۃ الاحیاء عنہم ای عن الاموات
نفع لہم ای للاموات اور کتاب عینی شرح ہدایہ وَمِمَّا یَدُلُّ عَلٰی ہٰذَا اَنَّ الْمُسْلِمِیْنَ یَجْتَمِعُوْنَ فِیْ کُلِّ عَصْرٍ وَزَمَانٍ وَیَقْرَءُوْنَ
الْقُرْاٰنَ وَیُہْدُوْنَ ثَوَابَہٗ لِمَوْتَاہُمْ وَلَا یُنْکِرُ ذٰلِکَ مُنْکِرٌ فَکَانَ اِجْمَاعًا عِنْدَ اَہْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ
اور اربعین میں مولوی محمد اسحق نے ہیات مجموعی کو یعنی جمع ہونے قرا اور حفاظ کو مکروہ لکھا ہے
اور قطب وہابیہ نے باوجود ادعائے خلافت مصنف مائۃ المسائل کے بیچ صفحہ ۴۶ تحفۃ الزوجین
مطبوعہ مطبع عبدالرحمان میں خلاف اور اوستاد اپنے کے برعکس لکھا ہے اور قائل جواز فاتحہ
اور درود کا ہے اور یہ عبارت لکھی ہے فاتحہ درود ایسی جا پڑھنی چاہیے کہ پاک ہو نجاست ظاہری
اور باطنی سے انتہی سبحان اللہ فاتحہ اور درود اور اجماع کرنا قبر پر نزدیک مولوی شہید کے
جائز ہے اور نزدیک مہاجر کے غیر جائز اور نزدیک نائب اور خلیفہ مہاجر کے جائز جانے
اس فریق نے کیا زرگری باہم قرار دی ہے عجب ہے یہ بدعت آپ نکالیں اور بدنام سنیوں کو
کریں اور ملا علی قاری شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں وَکَذَا فِیْ شَرْحِ الصُّدُوْرِ اَخْرَجَ الْخَلَّالُ عَنْ
سُفْیَانَ قَالَ کَانَ الْاَنْصَارُ اِذَا مَاتَ لَہُمُ الْمَیِّتُ اخْتَلَفُوْا اِلٰی قَبْرِہٖ وَیَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ ترجمہ اس حدیث کا
یہ ہے کہ بیچ کتاب شرح الصدور کے خلال نے سفیان سے یوں روایت کی ہے کہ جب کوئی مرجاتا تھا
قوم انصار کا تو وہ اوپر میت انکی کے آمد و رفت کرتے تھے اور قرآن خوانی کرتے
اس حدیث سے حکم ہیات مجموعی اور ختم قرآن کا اظہر من الشمس ہے اور بیچ اذکار کے امام نووی نے
کہا ہے اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ اَنَّ الدُّعَاءَ لِلْاَمْوَاتِ یَنْفَعُہُمْ اور بیچ مشکوۃ کے ہے اِتَّبِعُوا
السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّہٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ قال اللہ تعالی وَاسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وقال اللہ تعالی اَلَّذِیْنَ جَاءُوْ مِنْ بَعْدِہِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا
وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ اب صاف صاف ظاہر ہوا کہ جمیع وہابیان مخالف قرآن و
حدیث اور اجماع کے ہیں پس صورت میں اہل سنت کو اس قوم سے اجتناب لازم بلکہ الزم ہے اور
احتراز ان سے طلباے مسلمانوں پر فرض ہے کسواسطے کہ یہ فرقہ وہابیہ حلال کو حرام اور حرام کو

حلال قرار دیتے ہین اور خلاف اجماع کے کرتے ہین اب امید خدا تعالے سے قوی ہے کہ بعد درنیت
اور تحقیق کرنے اس مسئلے کے کوئی اہل اسلام پیرو علماے سلف کا اوپر قول ان نامرادون کے اور اوپر
کلام ان بد اعتقادونکے اعتماد نکریگا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ اور صراط المستقیم
مین عجائب اور غرائب اسقدر لکہا ہے کہ بیان اوسکا تحریر قلم سے باہر ہے اور اس ہذیانات کے
لکہنے کو دل راغب نہین ہوتا ہے مگر لاچار واسطے ناظرین رسالۂ ہذا کے ایک لطیفہ صراط المستقیم کا
اس رسالے مین درج ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مولوی اسمٰعیل شہید صراط المستقیم مین یون فرماتے ہین کہ
روزے حضرت حق جل وعلا دست راست ایشان را یعنی دست راست سید احمد صاحب را بدست
خاص گرفتہ وچیزے را از امور قدسیہ کہ بس رفیع وبدیع بود پیش روے حضرت ایشان کردہ فرمود
کہ ترا این چنین دادہ ام وچیزہاے دیگر خواہم داد تا آنکہ شخصے بجناب حضرت استدعاے
بیعت نمود حضرت دران ایام علے العموم اخذ بیعت نمیکردند بناءً علیہ ملتمس آن شخص را ہم قبول
نفرمودند آن شخص بیش بیش الحاح کرد حضرت ایشان بآن شخص فرمود کہ یک دو روز توقف باید کرد
بعد ازان ہرچہ مناسب وقت خواہد شد ہمان طور بعمل خواہد آمد تا حضرت ایشان بنا بر استفادہ استیذان
بجناب حضرت حق متوجہ شدند وعرض نمودند کہ بندہ از بندگان تو استدعا میکند کہ بیعت
بمن نماید وتو دست مرا گرفتہ وہر کہ درین عالم دست کسی را بگیرد وپاس دستگیری میشہ
میکنند واوصاف ترا با خلاق مخلوقات ہیچ نسبتے نیست پس دران چہ منظور است
ازان طرف حکم شد کہ ہر کہ بر دست تو بیعت خواہد کرد گو لکہہا باشند ہر یک را کفایت خواہم کرد
القصہ امثال واشباہ این معاملات صدہا در پیش آمد انتہے یہ عبارت فارسی صراط المستقیم
کی ہمنے نقل کی ہے واسطے ایک نکتۂ لطیف کے وہ یہ نکتہ ہے کہ مولوی اسمٰعیل نے
اپنے پیر کو فضیلت اور ترجیح اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دی ہے کسواسطے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام عمر مین نسبت ہمکلامی کی خدا سے بیچ شب معراج کے میسر آئی اور بیچ رویت آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کے اختلاف صحابہ کا ہے بخلاف میر صاحب پیر شہید مذکور کے بشہادت شہید کے یہ معاملات
صدہا درپیش آئے ہیں خوشنصیب مولوی اسمٰعیل کے کہ پیر ایسا ملا کہ چند درجہ نبی پر فوق رکہتا ہے
فَلَا تُنْكِرُوْا وَلَا تَنْسَوْا يَا اَهْلَ الْبَاطِلِ هٰذَا الْفَضْلَ مِنَ الشَّهِيْدِ اور حضرت میر صاحب کو

علاوہ خاندان مجددیہ اور غوثیہ اور نقشبندیہ اور چشتیہ کے خاندان محمدیہ بھی عطا ہوا لہذا خلفا
میر صاحب کے وقت بیعت کے فرماتے ہین کہ ہم نے تجکو مرید کیا خاندان محمدیہ مجددیہ اور
غوثیہ وغیرہ کے اتنے کمالات مجتمع ہونا یہ بھی ادنے خاصہ کمالات نبوت سے ہے اور یہ بھی
صراط المستقیم مین ہے عنایت و تربیت یزدانی بلا واسطہ احدے متکفل حال الیشان شد
انتہے اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نام اس خاندان کا خدائیہ ہووے نہ محمدیہ کسواسطے
کہ یہ خاندان بلا واسطہ غیر کے میر صاحب کو عطا ہوا نہ توسط پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پس اس صورت مین
غلطی مصنف کی معلوم ہوتی ہے ورنہ نام خدائیہ رکھتے نہ محمدیہ قولہ اَمَّا الْاٰفَاتُ الَّتِیْ تَعْتَرِیْ
الْوُعَّاظَ فِیْ زَمَانِنَا کہتا ہون مین حضرت مقدسات مجیبان نے وہ طرفہ تحریف اس عبارت
مین کی ہے کہ رونگٹے بدن پر کھڑے ہوتے ہین اور روافض ایسی تحریف سے حذر
کرتے ہین کسواسطے کہ عبارت قول جمیل کی بعد انہ مذموم بلحوقہ کے یہ ہے فالقصص
ان یذکر الحکایۃ النادرۃ ویبالغ فِیْ فضائل الاعمال وغیرھا بما لیس بحق خلاصہ معنی اس عبارت
کے یہ ہین کہ جو قصے مذمومہ اور مقبوحہ ہون اور وہ قصے کہ اصلا سچے نہون یہ حضرات منکرین آپ
عبارت قول الجمیل کو مثل شیر مادر کے غٹ غٹ کرکے پی گئے اور ہضم بھی کر گئے اور
عبارت اما الآفات کی بعد دو تین ورق کے آتی ہے اوس عبارت کو واسطے
ثبوت دعوی اپنے کے بے محل چپکایا اگر حق ملحوظ ہوتا تو یہ اشارہ کرتے اِلٰی اَنْ قَالَ اور لفظ
اما کا کہ بیچ عبارت اما الآفات کے ہے درست نہین ہوتا ہے مگر جسوقت کہ اول حقیقت مذمومات کی معلوم
ہووے کسواسطے کہ لفظ اما کا واسطے تفصیل ما اجمل کے ہے اور غرض تحریف سے ان
مجیبون بے تمیزون کی یہ ہے کہ حق باطل اور راست عاطل ہووے اور تفرقہ مسلمانون مین
پڑے قولہ فمنھا عدم تمیزھم بین الموضوعات و غیرھا بل غالب کلامھم الموضوعات و
المحرفات و ذکرھم الصلوات والدعوات التی عدھا المحدثون من الموضوعات و منھا قصصھم
کربلا والوفات کہتا ہون مین ذکر کرنا قول صاحب جمیل اور اما الآفات کا اثبات حق منکرون
کے سم قاتل اور زہر ہلاہل ہے بہت وجہون سے اول یہ کہ ثبوت حرمت شہادت کا کچہ اس عبارت
سے علاقہ نہین رکہتا ہے کسواسطے کہ مولوی شاہ عبد العزیز اور مولوی رشید الدین خان مرحوم

اور مرزا حسن علی اور مولوی کاظم وغیرہ امتیاز موضوعات کی زیادہ از حد رکھتے تھے بلکہ باب
موضوعات مین ان علما کو ادراک کامل حاصل تھے چنانچہ منکرین بھی اس بات پر قائل ہین
اور دوسری دلیل یہہ ہے کہ فرض کیا گئے کہ بیان شہادت مین آفت و حرمت مساوی ہوویگے
تو مولانا شاہ عبد العزیز نے حکم صاحب قول جمیل کا صاف رد کیا ہے کسواسطے کہ محرم مین بیان
شہادت کا فرمایا کرتے تھے چنانچہ عبارت خط مولانا سے کہ بنام علی محمد خان صاحب رئیس مرادآباد
کے لکھا تھا اوس سے صاف بیان شہادت کا کھلا ہوا ہے عبارتہ ہکذا در تمام سال دو مجلس
در خانۂ فقیر منعقد میشود مجلس ذکر وفات شریف و مجالس ذکر شہادت الخ اور تیسری
وجہ یہ ہے کہ مولوی ولی اللہ صاحب طواف قبر کا جائز فرماتے ہین اب چاہیے کہ تمام وہابی
ہر روز طواف قبور ربیدہ روما در لپنے کا کیا کرین کہ حکم اونکے مجتہد کا ہے اور یقین ہے کہ منکر
تاریکی شب مین مثل شب زوان کے خفیہ طواف مقبور کو عمل مین لاتے ہین کسواسطیکہ فرمان اونکے
پیر کے پیر کا ہے اور مولوی ولی اللہ صاحب بیچ انتباہ کے بیچ کشف احوال قبور کے یون فرماتے
ہین عبارتہ ہکذا چون بمقبرہ در آید دوگانہ بروح آن بزرگوار ادا کند اگر سورۂ فتح یاد باشد در اول رکعت
سورۂ اخلاص پنج پنج بار بخواند بعدہ قبلہ را پشت دادہ بنشیند یکبار آیۃ الکرسی و بعضے سورت ہا کہ
در وقت زیارت میخوانند چنانچہ سورۂ ملک وغیر ذلک بخواند و ختم کند و تکبیر گوید بعدہ ہفت کرت
طواف کند و دران تکبیر بخواند و آغاز از راست کند بعدہ طرف پایان رخسارہ نہد و بیاید در بروے
میت بنشیند و بگوید یا رب لست و یکبار بعدہ اول طرف آسمان بگوید یا روح و در دل ضرب
کند یا روح ما دام کہ انشراح یابد این ذکر کند انشاء اللہ تعالے کشف قبور و کشف ارواح
حاصل آید اور مولوی ولی اللہ صاحب یہ بھی فرماتے ہین کہ ظہور وجود نبی کا بعد سید المرسلین کے
نہین ہے پس اب فرقہ محدثہ وہابیہ پر لازم اور فرض ہے کہ اتباع اور اقتدا اپنے پیر کی کرین
اور طواف قبر کا اور فاتحہ کرنا اور درود اور حفظ عرسون مشائخ کا درست جانین اور خلق کو گمراہ
نکرین اور اقرار اسکا بھی کرین کہ کوئی نبی بعد حضرت کے نہین ہے اور بموجب قول صاحب
صراط المستقیم کے وابتغوا الوسیلۃ الی المرشد اول یہ مریدان اتباع دادا پیر کی
کرین بعد اختیار اور قبول کرنے ان جمیع مسائل کے انکار اور حرمت شہادت حضرت حسین کا فرماوین اگر

شل مشہور خود را فضیحت دو دیگرے را نصیحت کے ہووین اور اولٹی گنگا نہ بہاوین تو آلہ موجب آفات
بر آفات از ارتکاب امور منہی عنہا مانند نوحہ و شیون و ماتم و شور و گریہ کہتا ہون مین کہ یہ اس عبارت
کے تحریف در تحریف فرقہ محدثہ سے واقع ہوئی ہے کسواسطیکہ ہم سنیون کا یہ طریقہ
نہین ہے چنانچہ تصریح اور تشریح اسکی مذکور بالا ہوچکی ہے ہان گریہ باعث رقیق القلبی کا
ہے البتہ اہل سنن سے ظہور مین آتا ہے بسبب اتباع سنت کے کسواسطیکہ پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم وقت بیان شہادت کے روئے ہین پس جو گروہ امر سنت کو خرافات جانے بیشک وہ جماعت بر
حماقت نافرجام اور ناسر انجام ہے آب دلائل رونیکے اوپر شہادت حسین علیہ السلام کے احادیث
سے مندرجہ رسالہ ہذا ہوتے ہین اول حدیث اخرج البیهقی عن علی بن مُسھرٍ قال حدثتنی
جدّتی قالت کُنتُ ایام قَتلِ الحسین جاریةً شابّةً فکانت السماء ایاماً تبکی حدیث دوم
اخرج ابو نعیم فی دلائل عن ام سلمة قالت الجِنّ تبکی علی الحسین و تنوح علیہ اور حدیث مشکوٰۃ
کی عن انسٍ قال دخلنا علیه بعد ذلك و ابراهیم یجودُ بنفسه فجعلت
عینا رسولِ الله صلی الله علیه وسلم تذرفان فقال عبد الرحمن بن عوف و انت
یارسول الله فقال یا ابن عوف اِنّها رحمة ثم اتبعها فقال ان العینَ تدمعُ و القلبُ
یحزن ولا نقول الا ما یرضی ربنا و انا بفراقك یا ابراهیم محزونون ثم قال انه مهما
کان من العین ومن القلب فمن الله عزوجل ومن الرحمة وما کان من الید
ومن اللسان فمن الشیطان و عن ابی هریرة قال زار النبی صلی الله علیه وسلم قبر اُمّه فبکی و ابکی من حوله
اب حق تعالے سے امید قوی ہے کہ من بعد کوئی شخص نسبت حرمت کی اوپر رونے حسین کے
نکرے گا کسواسطیکہ رونا احادیث سے ثابت ہوچکا مخالف احادیث کا برابر فرعون کے ہے
بلکہ زیادہ اوس سے اور داخل زمرہ اہل سبّ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوگا پس جس صورت
مین گریہ اور حزن پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور ام سلمہ وغیرہ کا بلاشبہہ حدیث سے ثابت ہوا اب یقین جذا
سے ہے کہ من بعد کوئی مسلمانون سے یہ کلمہ نہ کہے گا کہ شہید ہونا حضرت حسین علیہ السلام کا موجب
گریہ اور غم کا نہین ہے اور جو کوئی باوجود اس سند کے بہر بے حیائی سے یہ کہے کہ قتل حسین
علیہ السلام کا موجب خوشی کا ہے نہ باعث غم کا تو اس صورت مین قائل خوشی

کو مصداق مصرع ہذا کا جانین مصرع مخالف نبی کا ہے دشمن خدا کا * قولہ از ین سبب
بیان این قصہ باوجود فرط محبت باہل بیت ثبوت در قرون ثلاثہ نبود الخ کہتا ہون مین یہ قول
منکرین شہادت کا بہت پوچ اور واہی ہے کیواسطیکہ اگر مراد ان منکرین کی اس عبارت
سے یہ ہے کہ بیان حال شہادت کا قرون ثلاثہ مین مطلق نہ تہا تو یہ محض پر غلط ہے اسدلیل
سے کہ جو بیان شہادت کا قرون ثلاثہ مین نہین تہا تو یہ بیان شہادت
کا ہم تک کیونکر پونہچا اور صاحب مواہب اور شیخ عبد الحق اور مولانا شاہ عبد العزیز
وغیرہ نے کہان سے اپنی کتابون مین لکہا اور اگر اس عبارت سے یہ معنی مذکور
بالا مراد نہین ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ کسی نے خاص روز عاشورہ کو بیان نہین کیا
جواب اسکا یہ ہے کہ یہ امر اجتہادی تمہارا استلزام حرمت بیان شہادت کا نہین ہوتا
ہے والا اس دلیل سے لازم آوے حرمت تعین مذہب ائمہ اربعہ اور حرمت دہ دردہ
حوض کی اور لازم آوے حرمت خاندان محمدیہ اور مجددیہ کی اور حرام ہونا نماز کا
عقب امام نوکر کے اور لازم آوے حرمت بنائے مسجد برج اور دو منار اور مصالے
سنگ مرمری کی اور لازم آوے حرمت ہدایہ اور حرمت تصنیف کتب احادیث کی
اور لازم آوے حرمت بنائے تکیہ اور حرمت اسم خدا کی کہ لفظ فارسی کا ہے بلکہ حرام
کہنا اس کلمے کا کہ شہادت حرام ہے قول غزالی اور صراط المستقیم سے کیا اچہی حرمت
تعین کی اپنی عقل ناقص سے نکالی کہ دین کو برباد کیا قولہ نقلا قال الشیخ شہاب الدین
ابن حجر التمیمی المکی فی الصواعق المحرقۃ اعلم اَنَّ اُصِیبَ بہ الحسینُ رضی اللہ عنہ فی
عاشورا انما ہو ہو الشہادۃ الدالۃ عن مزید خطرۃ ورفعۃ درجتہ عند ربہ والحاقہ بدرجات
اہل بیت الطاہرین فمن ذکر ذلک الیوم مصائبہ لاینبغی ان لایشتغل الا بالاسترجاع
کہتا ہون مین کہ کیا حماقت منکرین کی ہے کہ دلیل حرمت شہادت کی وہ لائے
جو مفید اہل تسنن کے ہے اور نہین جانتے کہ اس دلیل سے یہ مثل اسپر راست آوے
کہ جب گیدڑ کی شامت آوے طرف شہر کے بہاگے کیواسطیکہ صاحب صواعق بہ آواز بلند
نیچ حق ان بیہوشان کے فرماتا ہے کہ اگر کوئی اہل سنت ذکر شہادت روز عاشورہ

کو بیان کرے البتہ نیچ اوس روز اور اوس وقت کے ساتھ ذکر انا للہ وانا الیہ راجعون
کے مشغول ہووے جیسے کہ ہم اہل سنت بعد بیان شہادت انا للہ پڑہتے ہین
اور ایصال ثواب شیرینی وغیرہ مع کلمہ درود اور فاتحہ کرتے ہین نہ مثل وہابیون اور
خارجیون کے خوشحالی اور شادی کرتے ہین پس قول صاحب صواعق نیچ حق ہمارے
کے راست اور درست ہے نہ نیچ حق منکرین کے سبحان اللہ بازار جاہلون کا گفتار گرم
ہے العظمۃ للہ اور ذکر اولیا اور تعریف اور توصیف علماے حق سے نہایت حسد
کرتے ہین اور ہجو اونہون کی چھپواتے ہین اور اپنی محفلون مین پڑہواتے ہین اور
جاہلون کو اولیا کی طرف سے ورغلاتے ہین چنانچہ ازان جملہ ایک ہجو حضرت خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی اور ایک ہجو مولوی رشید الدین خان کی اور ایک ہجو اس
فقیر کی ہے جاننا چاہیے کہ وہابی جو ذکر شہادت اور مولود اور فاتحہ اور
درود اور تعین یوم وغیرہ کو حرام کہتے ہین غرض اون کی اوس کہنے سے یہ ہے
کہ جمیع اہل سلف اور خلف خواہ غوث خواہ قطب خواہ علما ان سبکو بدعتی جانین اور نام
اولیاے مثل ہمارے بیزار ہین خاصہ اس فرقۂ محدثہ کا یہ ہے کہ در پردہ سنت ذکر
ریاضت اور عبادت اولیاے او سقدر تنفر کرتے ہین کہ تحریر سے باہر ہے اولیا
تو کجا خاص ذکر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو مکروہ جانتے ہین پہر دعوا اتباع سنت کا کرتے
ہین کوئی اہل فہم وقت اور علماے سنت کے اس گروہ محدثہ سے نہین کہتا کہ دعوا اتباع
سنت کا کرتے ہو اور ذکر صاحب سنت کو مکروہ کہتے جاتے ہو اور شفاعت سے منکر ہو اور
ایصال ثواب کو بدعت فرماتے ہو کہانا فاتحہ کا نگل جاتے ہو تمہین شرم نہین آتی سبحان اللہ
قول کچھ فعل کچھ غرض کہ کل وہابی مثل گندم نما اور جو فروش کے ہین خدا کسی مسلمان کو انکے
دام مین نہ پہساوے یہ بڑے مکار غدار ہین رسالہ تحفۃ الطالبین مین نام غزالی اور صواعق
اور شیخ عبد الحق کا بدنام کرتے ہین آخرت اپنی گندی کرتے ہین کسواسطیکہ وہ تو سب کے
سب اپنی اپنی کتابون مین بیان شہادت اور مولود اور اذکار اور درود اور سماعت اموات
اور فیض ارواح اور استعانت کا لکہتے ہین یہ گروہ محدثہ بسبب بیحیائی اور فریب کے نام

ان بزرگونکا بیچ رسالے اپنے کے ناحق داخل کرتے ہین اور در باطن اونکے دشمن ہین کسواسطیکہ
سب رسالہ بندی لکھے خلاف علماے اہل سلف کے ہین اور کرامت اولیاء اللہ سے بدل منکر
اور زبان سے مقر ہین قولہ امام غزالی در بعضے تصانیف خود بیان شہادت قصۂ کربلا از منہیات
شمردہ کہتا ہون مین یہ سند لانی منکرین کی باب حرمت شہادت مین بہت بیجا ہے
بچند وجہ اول یہ ہے کہ یہ عبارت غزالی کی بدون تصرف کے نہین ہے مجیب نے
صرف تہمت غزالی پر کی ہے کسواسطیکہ حوالہ کسی کتاب کا نکیا ترکی افترا ان مفتریون کی تمام
ہوئی وجہ دوسری یہ کہ فرض کیا ہمنے کہ یہ افترا نہین ہے لیکن غزالی نے بیچ اسبات
کے کوئی سند امام اپنے کی یا غیر امام سے نقل نہین کی پس لائق اعتبار کے نہین ہے
وجہ تیسری یہ ہے کہ کیمیاے سعادت مین غزالی فرماتے ہین مقام سوم در سماع حرکت و
رقص وجامہ دریدن وزید بن حارثہ رضی اللہ عنہما را گفت کہ تو برادر و مولاے مائی واز شادی
رقص کرد پس سیکو میگوید کہ این حرام ست خطا میکند پس اب مجیب کو چاہیے بحکم غزالی
کے مجلس سماع مین حاضر ہووے اور رقص کرے اور وجد مین آوے اور بعضے مزامیر
سنے کسواسطیکہ مجیب نے غزالی کو مستند اپنا جانکر اوس عبارت منصرفہ کو دلیل قول اپنے
کی لایا وجہ چہارم وہ کہ مجیب عبارت غزالی کی بیچ سوال کے یہ لایا ہے فَاِنَّهٗ مُهَيِّجٌ اِلٰى بُغْضِ
الصَّحَابَةِ وَالطَّعْنِ فِيْهِمْ محض غلط ہے کسواسطیکہ یہ قول درمیان قتل حسین علیہ السلام اور بعض صحابہ
کے کچھ علاقہ نہین رکھتا ہے کجا قتل حسین کجا بعض صحابہ خدانخواستہ کیا کوئی اصحاب سے ہمراہ لشکر
یزید کے تہا کہ ذکر شہادت کا باعث بغض اصحاب کا ہووے کیا کسینے اچھا کہا ہے ع عالم نے انوکھے
ہین مسلمان نئے نئے * پانچوین یہ کہ علماے عالیشان اور ائمہ عالی مکان نے بیچ کتب اپنی کے ذکر
شہادت اور ولادت کا بکمال زور شور کے کیا ہووے تو اسصورت مین قول غزالی لائق سماعت
اور اعتبار کے نہین ہے قولہ اہانت اہلبیت باشد کہتا ہون مین یہ خیال خام بدانجام ہے کسواسطیکہ
وقت شہادت کے ایسی جرأت حضرت حسین علیہ السلام نے اور اونکے اصحاب نے کی ہے
کہ اور صفحہ روزگار کے نقش کا نجر ہے اور حال صبر اور توکل کا باوجود قتل اولاد کے وہ ہے کہ مصداق
وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ ہووے اور یہ وقت مصیبت خلاف کتاب اللہ و مظہر ترک سنت رسول اللہ کے نہ ہونا کسقدر مقبول خدا

اور رسول کے ہوتا ہے اور یہ نافہم اتنا بھی نہین جانتے کہ بیان شہادت مین کیا قباحت ہے بلکہ
عین ہدایت ہے کسواسطے کہ جمیع اقوال اور افعال حضرت حسین کے عین سنت ہین پس ایسے اقوال
اور افعال کا بیان کرنا خالی عبادت سے نہین ہے اور جو کرامتین کہ سر مبارک سے بعد شہادت کے
ظہور مین آئی ہین وہ روز عاشورہ کو اسقدر بیان ہوتی ہین کہ دل خارجیان او متعصبان بد اعتقاد
کا شق ہوتا ہے اور وہ یہ کرامتین ہین کہ کلام کرنا سر مبارک کا اور اسلام لانا یہودیون کا اور آنا
ارواحون کا واسطے زیارت سر مبارک کے اور بالفرض محال بحکم مصرعہ ہذا کہ ع بر عکس نہند نام
زنگی کافور۔ یہ مذکور شہادت اہانت سہی مگر اسصورت مین منکرین کو چاہیے کہ تفسیر سورہ اعراف
کو مطالعہ کرین کہ موسے علیہ السلام نے توریت زمین پر پھینکی اور ریش ہارون نبی کی کھینچی اور
علاوہ اسکے کفار عرب نے درعین نماز آنحضرت سے بے ادبی کی اور حضرت فاطمہ علیہا السلام
نے انکے کفار کو دشنام دہی کی اور کفار نا لائقون نے اوپر سر ابوبکر رض کے نعلین مارین اور ریش
نوچی اور کہا ابوبکر نے أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللّٰهُ اور پانی مانگنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کا اہل طائف سے اور نہ دینا پانی کا اور حال توڑنا دندان شریف کا دن احد کے اور خاک آلود ہونا جناب
سرور صلے اللہ علیہ وسلم کا اور بھاگنا صحابہ کا جیسے کہ بیچ صحاح ستہ کے ہے وا او پر ان علمون
اور بد فہمون اور دشمنان خدا کے کہ بیان شہادت کو اہانت قرار دیتے ہین اور اہانت کے پردے
مین دشمنی اہلبیت سے کرتے ہین باوجود اس گمراہی کے پھر دعوی اتباع سنت کا کرتے ہین خدا
بچاوے مسلمانون منافق صفت او رعالم صورت جاہلت سیرت سے قولہ سوال مجلس متعارف
یعنی مجلس مولود کہ در شہرہاے شود جائز و مستحب یا بدعت و مکروہ جواب انعقاد مجلس یعنی محفل مولود
کہ درین شہرہا میشود بدعت و مکروہ ست کدامی دلیل از دلائل شرعیہ یعنی کتاب و سنت و اجماع
و قیاس ثبوت این تمام نیست و ہر امر یکہ چنین باشد آن بدعت سیئہ و نامشروع وا د نے درجہ
بدعت سیئہ و غیر مشروع مکروہ ست کہتا ہون مین یہ امر مستحسن یعنی بیان مولود نبی مسعود صلے
اللہ علیہ وسلم کا تمام محدثین اور سائر فقہا مثل امام نووی شارح صحیح مسلم و جلال الدین سیوطی اور
صاحب سیرت شامی اور تلمسانی او رعسقلانی اور ماوردی اور ابو الخیر سخاوی اور علامہ طغرل
اور جلال الدین اور علامہ ظہیر الدین وغیرہم اور تمامی اہل حرمین سے ثابت ہے بدعت اور مکروہ

کہنا مین حماقت اور عین عداوت ہے اور کوئی منکر اس امر مستحسن کا حضرت کے وقت سے اس
زمانے تک بجز وہابیون کے پیدا نہین ہوا پس ان تمامی محدثین کو مرتکب بدعت اور حرام کا کہنا اور
پھر صحاح ستہ کو صحیح اور درست جاننا عاقبت اپنی خراب کرنی ہے خدا جانے خوف کہان گیا
اور حیا کہان گئی ان منکرین کو خوف عذاب قبر کا نہ ڈر وبال محشر کا سبحان اللہ افیون اور چرس
اور اتو حلال اور بیان تعریف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نا مشروع اور بدعت سیئہ اور مکروہ
استغفر اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ وقولہ تاج الدین الفاکہانی فی رسالتہ لا اعلم لہذا المولد
اصلا فی کتاب ولا سنۃ ولا ینقل عملہ عن احد من العلماء الائمۃ الذین ہم القدوۃ فی الدین
المتمسکون باثار المتقدمین بل ہو بدعۃ احدثہا البطالون لشہوۃ نفس اعتنی بہا الاکالون
کہتا ہون مین کہ ثابت کرنا حرمت مولود کا قول فاکہانی سے بہت بیجا ہے اب جواب
فاکہانی کا سنیے کہ کیا جواب فرمایا ہے قدوۃ علماء المحدثین حافظ اجل شیخ جلال الدین
سیوطی نے بیچ سبیل الہدی کے قال لا اعلم فیقال علیہ نفی العلم لا یلزم نفی الوجود
وقد استخرج لہ الامام ابو الفضل ابن حجر اصلا من السنۃ واستخرجنا لہا اصلا ثانیا وقولہ
بل ہو بدعۃ احدثہا البطالون یقال علیہ انما احدثہ ملک عادل عالم وقولہ ولا مندوبا یقال
علیہ ان المندوب تارۃ یکون بالنص وتارۃ بالقیاس ہذا وان لم یرد فیہ نص ففیہ
القیاس علے الاصلین وقولہ لا جائز ان یکون مباحا کلام غیر مستقیم لان البدعۃ
لم تنحصر فی الحرام والمکروہ بل قد یکون ایضا مباحۃ ومندوبۃ وواجبۃ الخ پس دیکھا تمنے
اے نا طلبو حال شیخ اپنے کا اور سنا تمنے جواب محدثین کا من بعد اوپر قول مردود کے
ایمان لانا اور اجماع کو ترک کرنا اور مدح اور ثنا رسول مقبول سے لسان کو کام فرمانا
اور ایصال ثواب آنحضرت سے روگردانی کرنی اور مناع للخیر ہونا ہے اب اقوال محدثین
والا تمکین کے اوپر اثبات محفل مولود شریف کے سنو اگر توفیق رفیق ہووے توجہ کرو
تم والا فرداسواے افسوس کے کلمہ دوسرا اوپر زبان کے ہوگا بیچ مدخل کے
ہے الشہر العظیم الذی فضلہ اللہ تعالے وفضلنا اللہ بہذا النبی الکریم الذی من اللہ علینا
بہ سید الاولین والآخرین الے ان قال ثم صوم الاثنین ذلک یوم ولد فیہ الخ

وہابیون نے بجاے اقرار انکار کو دخل سے نقل کیا اور تحریف کو کام فرمایا اور بیچ سیرت شامی کے
قال الحافظ ابو الخیر السخاوی ثم لا زال اہل الاسلام فی سائر الاقطار والمدن الکبار یحتفلون
فی شہر مولودہ صلے اللہ علیہ وسلم ویعملون الولائم قال ابو الجزری شیخ القراء ومن خواصہ انہ امان
فی ذلک العام قال الحافظ عماد الدین فی تاریخہ کان یعمل المولد الشریف فی ربیع الاول ویحتفل
الخ علامہ علاء الدین قسطلانی بیچ مواہب لدنیہ کے فرماتا ہے قال ابن الجوزی فاذا کان
ہذا ابو لہب الکافر الذی نزل القرآن الخ جلال الدین سیوطی بیچ فتاوے کے ارشاد
کرتا ہے انما احدثہ ملک عادل عالم کامل ماہر قصد بہ القرب الی اللہ تعالے وحضر عندہ
فیہ العلماء من غیر نکیر منہم فکان اجماعا وقد اثنے علیہ الائمۃ منہم الحافظ ابو شامہ الخ اور
علامہ ابن طغرل بیچ در المنتظم کے فرمایا وقد عمل محبون النبی صلے اللہ علیہ وسلم فرحا بمولدہ
الولائم الخ وکذا قال جمال الدین الہمدانی والمنصور البناء وناصر الدین المبارک اور
شیخ جمال الدین عبد الرحمان اور امام ظہیر الدین نے کہا انہ بدعۃ حسنۃ اذا قصد بہ جمیع
الصالحین والصلوۃ علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم واطعام الطعام للفقراء والمساکین
الخ اور بہت سندین معتبر رسالہ فارسی بین باب مولود مین مولوی صاحب نے مندرج کی ہین اس مترجم
نے بسبب طوالت کلام کے نہین لکہین جس کسیکو شوق تحقیقات اسکے زیادہ کا ہو وہ رسالہ فارسی
مولوی صاحب طلب کرے جب قلعی منکرین کی بوجہ احسن کہل جاوے معلوم نہین کہ کیا بلا
ان وہابیون کو پیش آئی کہ باوجودیکہ حاجی اسحاق اپنی کتاب مائۃ المسائل بیچ سوال وجواب
پندرہوین مین لکہتے ہین قیاس عرس بر مولود شریف غیر صحیح ست زیراکہ در مولود
ذکر ولادت خیر البشر وآن موجب سرور ست ودر شرع اجتماع براے فرحت وسرور
کہ خالی از بدعات ومنکرات باشد آمدہ انتہے عبارتہ پس نیک ہونا اور مستحب ہونا مولود شریف
اور محفل منیف کا اماموں دین سے اور تمامی محدثین اور تمام فقہاے باتمکین سے مع تعین
یوم اور تعین ماہ ربیع الاول اور تاثیرات کے ثابت ہوا اب وحوش سیرت کو جاے دم ہلانے کی
نہین ہے اور جاے دم زدن کی کجا اگر جو شخص کہ ایمان کے ہاتہ دہو جاے سو کہے امام ابن
جوزی فرماتے ہین کہ محافل مولود کرو اور کہانا کہلاؤ اور سرور حد سے زیادہ کرو تاکہ دل کافرونکا

صلے سبحان اللہ اس زمانے مین دل مومنان عبد الوہاب کا ساتھ خوشی ولادت کے جلتا ہے اور
رشک کرتا ہے اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ العظمۃ للہ بعضے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرتے
ہین اور وہابی ہیچ اور بیان معجزات سے مانع ہوتے ہین اور ساتھ بیان حرمت مولود شریف
کے پیش آتے ہین البتہ یہ امت عبد الوہاب نجدی کی بھی ہمزبان اونکے ہے فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ اب ختم ہوا یہ رسالہ اور ایک لطیفے کہ بعض
مہر کنان او زندہ دہندگان دشمن حسین سے لکھتا ہے اور قول اونکا فوق اس نقش کے ہے

حسبنا اللہ حفیظ القدس

وہ یہ ہے کہ جو حضرت مجیب نے ارقام فرمایا ہے جواب باصواب اور مضمون
لاجواب ہے اور محافل مولود وغیرہ اسی قبیل سے ہے جیسے کہ تذکرہ
اہل بیت کا موسم خاص مین بیان کرنا مکروہ اور نامناسب ہے لکھتا ہون مین سبحان اللہ
اس مہر کرنیوالے نے کسقدر لیاقت بلکہ حماقت کو کام فرمایا ہے کہ تحریر سے باہر ہے اول یہ کہ
رسالہ تحفۃ الطالحین زبان فارسی مین ہے اور جناب عبارت ہندی مین لکھتے ہین دوسرے
یہ کہ لکھتے ہین جواب باصواب اور مضمون لاجواب ہے یعنی بلاشبہہ ذکر شہادت حرام ہے
اور یہی بیان مولود بدعت سیئہ بعد لکھتے ہین کہ تذکرہ اہل بیت کا موسم خاص مین
بیان کرنا مکروہ و نامناسب ہے اول حرام فرمایا ہے من بعد مکروہ و نامناسب ارشاد
فرماتے ہین شاید کہ وحی آئی ہو تیسرے یہ کہ فرماتے ہین تذکرہ اہل بیت کا موسم خاص مین
اس قید سے مکروہ بھی منسوخ کیا کسواسطے کہ یہ عبارت صاف دلالت کرتی ہے کہ تذکرہ
اہل بیت بشرط عدم موسم خاص جائز ہے یقین واثق ہے کہ بلاشبہہ حضرت جبرئیل نے
بصورت دحیہ کلبی آکر الہام کیا ہو الحمد للہ کہ دعوے ثبوت مع معجزات جناب کے تمام ہوا اور ہیچ اسکے
کسی طرح کچھ تردد اور کوئی تامل نرہا اور یہی دعوا مجیب کا ساتھ شہادت جواب باصواب حضرت کے
اختتام ہوا + اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ

تمت